

INTERNATIONAL
URDU WEEKLY

KHATME NUBUWWAT

KARACHI
PAKISTAN

حتم نبوة

ہفت روزہ
ع
علی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

۴ تا ۱۳ رجب ۱۴۱۶ بمطابق یکم تا ۱۰ ستمبر ۱۹۹۵ء

۲۷

مسلمان بھائیوں

سے چند گزارشات

مرزا قادیانی کی تحریروں

اخلاق و
آئینہ میں

علمائے امت کے علمی فکری

عطیہ اعضاء
اور پیونڈ کاری کا
تصور عقیدہ آخرت
کے منافی ہے

علمی دارالعلوم دیوبند کی طرف دعوتِ فکر

اسلام دشمن عناصر کا نیا حربہ

علماء و اعضاء کے پیونڈ کاری میں ابتداء کا مطالبہ



غیر کفو میں نکاح

سوال میرے بیٹے عمران اللہ کا نکاح شکلیہ کے ساتھ دونوں کی مرضی سے ہوا جس کا علم لڑکی کے گھر والوں کو ہوا تو لڑکی کے ماں باپ نے بہت ہنگامہ کیا جس کی وجہ سے لڑکی ہمارے گھر آگئی تو لڑکی کے ماں باپ لڑکی کو لینے ہمارے گھر آئے اور ہم نے لڑکی کو سمجھایا کہ ہم تمہیں عزت کے ساتھ رخصت کر کے لائیں گے تو لڑکی کے ماں باپ اس بات پر راضی ہو گئے اور اپنی لڑکی کو لے گئے اور ہم سے ۳ ماہ بعد کی رخصتی کا نام دے کر چپکے سے سلمان لے کر لاہور شفٹ ہو گئے اور اس کے بعد ہمارے بیٹے عمران اللہ پر یہ کیس بنو گیا کہ عمران اللہ نے ہمارے گھر پر فائرنگ کی ہے اور عمران اللہ کے جیل میں بند ہونے کے بعد طلاق کے کاغذات بھیجوا دیے کہ ہماری بیٹی شکلیہ کو فیملی کورٹ سے طلاق کر دلی ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ شرعی طور پر شکلیہ کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں کیونکہ عمران اللہ اور ان کے تمام اہل خانہ کی طرف سے کوئی بھی جوبالی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ عمران اللہ کی والدہ جواب آج کل کے آزاد ماحول میں آوارہ لڑکے بھولی بھالی شریف زادیوں کو مغرب زدہ محبت کے چند بولوں سے زیر کر کے اپنے دام تزویر میں پھانس لیتے ہیں اور ماں باپ سے چوری چھپے نکاح کرنے پر آمادہ کر لیتے ہیں اور یوں رازدارانہ طور پر نکاح کی کارروائی ہو جاتی ہے۔ یاد رہے اس طرح نکاح کی کارروائی شرعاً کالعدم ہے اور یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا کیونکہ ایسے جنسی

طور طریقے اختیار کرنے والے آوارہ لڑکے شرعاً فسق کے مرتکب ہیں۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ کوئی فاسق کسی ایسی لڑکی کا ہرگز جوڑ نہیں ہو سکتا جو یا تو بذات خود نیک سیرت شریف ہو (مگر محبت کے دھوکے میں آگئی ہو) یا اس کے والدین نیک عزت دار ہوں۔ چنانچہ غیر جوڑ میں کیا ہوا لڑکی کا یہ نکاح شرعاً باطل ہے اس کے لئے طلاق کی بھی ضرورت نہیں اور نہ عدت ہی لازم ہے لڑکی کا دوسری جگہ عقد نکاح جائز ہے۔

(در مختار ص ۱۹۵ ج ۱، بحر الرائق ص ۳۸ ج ۳)

پر انز بانڈ

سوال ہمارے ملک میں انعامی بانڈز کا جو کاروبار ہو رہا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس میں حصہ لینا کیسا ہے؟

عبد الفیظ فی نمبر ۸ ج ۱ پارک رحیم یار خاں

جواب پر انز بانڈز کا مروجہ انعامی طریقہ کار جو ہے اور اس سے انعام کی شکل میں حاصل شدہ بلا عوض منافع خالص سود ہے چنانچہ سود اور جوئے کا مجموعہ ہو کر حرام در حرام ہے۔

وراثت سے محروم کرنا

سوال ایک شخص نے شادی کی جس سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں بعد ازاں اس شخص نے ایک دوسری بیوہ عورت سے نکاح کیا جس کے پہلے شوہر سے دو لڑکے تھے۔ مذکورہ شخص کا کاروبار تھا جس میں اس کے لڑکے شریک کار تھے اور دوسری بیوی کے جو دو لڑکے تھے وہ دونوں کس بچے

تھے جب یہ کچھ بڑے ہوئے تو پڑھائی میں مصروف ہو گئے اور باقاعدہ کاروبار میں کام وغیرہ نہیں کرتے تھے جب چھٹی پر آتے تو کبھی کبھار کام کر لیتے اور ان کے اخراجات بھی اس کاروبار سے برداشت کئے جاتے۔ اور گھر میں پہلی بیوی گھر کا کام کاج کرتی اور دوسری بیوی سلائی کا کام کرتی رہتی جس کے اخراجات (دھاکہ بکرم ٹین وغیرہ) بھی اسی کاروبار سے ادا کئے جاتے۔

اب دوسری بیوی اپنی اولاد (یعنی وہ دو لڑکے جو اس کے پہلے شوہر سے تھے) کے لئے مذکورہ شخص کی جائیداد سے حق کا مطالبہ کرتی ہے جبکہ مذکورہ شخص نے کچھ جائیداد ان کے نام کر بھی دی ہے اور اب وہ ساری جائیداد سے اپنی اولاد کو محروم کر کے ان کے نام کرنا چاہتا ہے جبکہ اس شخص نے یہ ساری جائیداد اپنی اولاد کی شراکت سے حاصل کی ہے تو کیا اس صورت میں مذکورہ شخص اگر اپنی اولاد کو محروم کر دے تو گناہ گار ہو گا یا نہیں؟

جواب اگرچہ مالک اپنی ملوک میں بھائی ہوش و حواس بہ حالت تندرستی ہر طرح کا جائز تصرف کرنے کا مجاز ہے لیکن بصورت مسئلہ چونکہ اس شخص کا اپنی بیوی کی اولاد کو کل جائیداد اس طرح بہہ کرنا کہ اصل در ثاء محروم رہ جائیں قطعاً جائز نہیں بلکہ سراسر ظلم اور حق تلفی ہے یہاں تک کہ شریعت میں تو خود اولاد میں بہت مساوات لازم ہے اور عدم مساوات ناجائز ہے الا یہ کہ کوئی وجہ شرعی عارض ہو چہ جائیکہ کسی غیر وراثت کی وجہ سے اصل وارث کو محروم کرنا یہ تو سراسر قطع رحمی کے ذمے میں داخل ہے جس کی قرآن و احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہیں بہر کیف ان صاحب کو چاہئے کہ اس طرح کی کارروائی سے اجتناب کریں اور ضرورت سے زیادہ بیوی کی اولاد کو بہہ کرنے کی جسارت نہ کریں۔ ورنہ دنیا و آخرت میں اس کا خیر یاہ نہ ہو گا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷)



عالمی المجلد الحادي عشر لنبوت محمد ﷺ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ختم نبوت

۷ تا ۲۶ رجب ۱۴۱۶ھ
بتاریخ یکم تا ۱۴ دسمبر ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱۴
شماره نمبر ۲۸ و ۲۷

مدیر مسئول

عبدالرحمن بلو

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجید

مجلس ادارت

مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا محمد وسایا
مولانا اکبر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد مبینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جالندھری

مدیر

حسین احمد نجیب

سرکولیشن مینیجر

محمد حفیظ ملک

قانونی مشیر

مشیت علی حبیب الیودیکٹ

ٹائٹل و ڈیزائن

ارشاد دوست محمد

- ۴ لواریہ
۶ اسلام دشمن عناصر کا نیا حربہ
۱۰ مرزا قادیانی کی تحریروں - اخلاق کے آئینہ میں
۱۲ قادیانیت (ظلم)
۱۳ علماء امت کے لئے لمحہ فکریہ
۱۵ مسلمان بھائیوں سے چند گزارشات
۱۸ قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ
۲۱ حضرت مولانا کو آنحضرت ﷺ کی نصیحتیں

اسے

شمارہ

میں

قیمت
۳ روپے

امریکہ - کیڑا لہ آسٹریلیا ۱۹۹۵ء ○ یارپ اور افریقہ ۱۹۹۵ء
○ متحدہ عرب امارات و الجزائر ۱۹۹۵ء
پیکر رڈ رافٹ نام ہفت روزہ ختم نبوت - لٹریچر ونگ انٹرنیٹ جھان پرانی لکھنؤ
نمبر ۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

بین
ملک
چند

ساز ۱۵۰ روپے
ششہ ۵۵
سری ۳۵ روپے

اندون
ملک
چند

مرکز دفتر

حصہ بلوچستان روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر

جس کو بہارِ رحمت (ترست) پرانی لکھنؤ ایم اے جی روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

مقام اشاعت: ۱۰۰ میز رشادہ (امتن کراچی)

مطبع: المصنوعہ پرنٹنگ پریس

طابع: اسید شاہد حسن

پیشہ: عبدالرحمن بیاضا



زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن!

قبل ازیں ہم صاف لفظوں میں اس اندیشے کا اظہار کر چکے ہیں کہ سیاسی بنیادوں پر دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں ریبرسل کے طور پر ہو رہی ہیں۔ غنقریب ان کارروائیوں کا ہدف اور نشانہ دینی حلقے بننے والے ہیں۔ ہمارا یہ اندیشہ کسی خیالی مفروضے پر مبنی نہیں ہے۔ امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے اعلان کے بعد راسخ العقیدہ مسلمانوں کو بنیاد پرست دہشت گرد قرار دے دیا گیا۔ پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نشریاتی توپوں کے دھانے کھول دیئے گئے۔ مسلمان ملکوں میں اسلام کی آواز دبانے کے لئے دین دشمن حکمرانوں کی پیٹھ ٹھوکی گئی۔ مصر اور الجزائر اسلام اور مسلمانوں کی صفائی میں نمایاں پوزیشن حاصل کر گئے۔ پاکستان میں نسوانی حکومت مسلط کر دی گئی۔ حکومت نے بنیاد پرستی کے مقابلے کے لئے فرنٹ لائن بننے کی خواہش کے ساتھ امریکی امداد کی اپیل بھی کر دی۔ امریکہ مختلف عنوانات سے مسلمانوں کو اسلام کے سایہ رحمت سے محروم کر دینے کا پروگرام لے کر موجودہ حکومت کا پشت پناہ بن کر میدان میں آ گیا ہے۔ کراچی بندر گاہ کا بڑا حصہ امریکیوں کے حوالے کر دیا گیا۔ باہوڑ اور مالاکنڈ میں نفاذ شریعت کے مطالبے کو بربریت کے ذریعے چل دیا گیا۔ دونوں علاقوں سے مسلمانوں کی بڑی تعداد افغانستان کے کیپوں میں مہاجر ہو کر کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہے۔ علاقے کے باقی ماندہ مسلمانوں سے حلف نامہ پر کروایا جا رہا ہے۔ جس میں یہ عہد لیا جا رہا ہے کہ ہمارا تحریک نفاذ شریعت سے کوئی تعلق نہیں اور ہم اپنے دوستوں و رشتہ داروں کو اس تحریک میں شامل ہونے سے روکیں گے۔ ان علاقوں میں خوف و ہراس کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ لوگوں نے سیاہ عمامہ تک پہننا ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ جس کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا گر قاتل کر لیا جاتا ہے۔ فوج میں اسلامی مزاج ختم کرنے کے تبلیغی کام سے وابستہ بہت سے افسروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے بارے میں حکومت کی طرف سے متضاد موقف کا اظہار کیا گیا اور اب نئے احکامات پر عمل کا اعلان ہو رہا ہے۔ واقعات کا یہ تسلسل بڑے طوفان کی صاف نشاندہی کر رہا ہے۔

مصری سفارت خانے پر حملہ ہو گیا۔ ہر شخص حیران ہے کہ دارالحکومت میں تو وزارت داخلہ کے علم کے بغیر جانور بھی داخل نہیں ہو سکتے دہشت گرد بے خوف و خطر بارودی ٹرک دوڑاتے ہوئے کیسے پہنچ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طے شدہ منصوبے کے مطابق فوراً دینی مدارس اور تبلیغی اجتماع کو مورد الزام قرار دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے (جن کے قادیانی ہونے کی اطلاعات یقین کی صورت اختیار کر چکی ہیں) اپنے ریمارکس دیئے ہیں جنگ اخبار نے ان کو اپنے نرم ترین الفاظ میں اس طرح شائع کیا ہے۔

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) ضیاء اللہ باپ نے کہا ہے کہ این جی اوڈ اسلامی یونیورسٹی اور مدرسے دہشت گردوں اور تحریک کاروں کے لئے پناہ گاہوں کا کام دے رہے ہیں کیونکہ ان میں آنے جانے پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے چیرا کو اپنے پیچھے بیس خیار نویوں کے ایک گروپ سے محفل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”میرے اختیار میں ہو تو اسلامی یونیورسٹی کو بند کر دوں۔“ وزیر داخلہ نے کہا کہ تبلیغی اجتماع میں شرکت کر کے واپس جانے والے مصری شہریوں کو پوچھ گچھ کے لئے لاہور ایئر پورٹ پر روک لیا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہم اپنی سرزمین پر دہشت گردوں کو نہیں رہنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دس مصری باشندوں کو ان کی حکومت کی درخواست پر واپس بھجوا دیا تھا جو سکتا ہے علیہ واقعہ اس کا رد عمل ہو تاہم انہوں نے کہا کہ ان دہشت گردوں کا نشانہ پاکستان یا پاکستانی حکومت نہیں تھی۔ بلکہ مصری حکومت تھی۔ یہ واقعہ مصری سفارت خانے کی حدود میں ہوا اور اسے مصری سرزمین تصور کیا جاتا ہے۔ جہاں مصری قوانین لاگو ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مصر کے سفارت خانے نے اندرونی حفاظت کے لئے اپنے طور پر آٹھ افغان باشندے بطور سیکورٹی گارڈ بھی رکھے ہوئے تھے کیونکہ انٹرل سیکورٹی ان کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔ انہوں نے اسلام آباد کے شہریوں پر واضح کیا کہ وہ محفوظ ہیں یہاں کوئی خطرہ نہیں یہاں افغان جماد کے دوران گمش آنے والے دہشت گرد ابھی تک سرگرم ہیں انہیں نکلنے کی کوشش کریں تو وہ وقتی طور پر سرحد پار کر کے افغانستان میں داخل ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے لئے یہاں این جی اوڈ اور مدرسے بھی پناہ گاہ کا کام دیتے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ غیر قانونی طور پر آنے ہوئے لوگوں کو جائیداد کن پچتا ہے شناختی کارڈ بنوانے کے لئے تصدیق کون کرتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ دنیا میں ہر دارالحکومت غیر محفوظ ہے تاہم انہوں نے کہا کہ ہم چوکیں ہیں کسی کو خواہ خواہ جنگ نہیں کریں گے جہاں اطلاع ملے گی وہاں کارروائی کریں گے۔

جنگ ۲۲ نومبر میں پنجاب اور سندھ سے گرفتاریوں کی خبر اس طرح شائع ہوئی ہے۔

لاہور (نمائندہ جنگ) وفاقی حکومت کی ہدایت پر پورے پنجاب میں وسیع پیمانے پر مذہبی رہنماؤں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ سپاہ محمد پاکستان کے بے سے زائد عہدیداروں اور کارکنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے جبکہ لاہور پولیس نے بہاولپور میں چٹل پارٹی کے ممبر قومی اسمبلی ریاض حسین چیر زادہ کے والد شاہ نواز چیر زادہ کے قتل کے الزام میں سپاہ صحابہ کے قومی اسمبلی کے رکن مولانا اعظم طارق، سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور جنرل سیکرٹری مولانا عبد القیوم کو گرفتار کر لیا۔

بتایا گیا ہے کہ مولانا اعظم طارق اور مولانا غنیاء الرحمن فاروق جہنہ ہاؤس میں ایم پی اے شیخ حاکم کے پاس گھرے ہوئے تھے کہ پولیس کی بھاری نفری جہنہ ہاؤس میں داخل ہوئی اور گھرے کو گھیرے میں لے لیا اور بعد ازاں دونوں رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ سپاہ صحابہ کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالقیوم کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ باہری باغ میں اپنے دفتر سے گھرے میں موجود تھے کہ رات پولیس نے چھاپہ مار کر انہیں بھی گرفتار کر لیا۔ سپاہ صحابہ خان گڑھ کے ڈپٹی سیکرٹری سیف الرحمن طارق نے دعویٰ کیا کہ اب تک ان کے ۵۵ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے تاہم پولیس نے ان کی گرفتاری کی تصدیق نہیں کی۔ چچا وطنی سے نامہ نگار کے مطابق سپاہ صحابہ اور دیگر مذہبی تنظیموں کے ۹ مذہبی رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ان میں قمر سلطان کلبہ صدر سپاہ صحابہ تحصیل چچہ وطنی، 'لطیف معاویہ' اشرف ہنڈی، 'شوکت قصاب' خالد گھری اور گل شیر شامل ہیں سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا عبداللہ خان نے پوری رات اپنی گرفتاری سے قبل "جنگ" سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سپاہ صحابہ کا کوئی لیڈر یا کارکن شاہنواز پیر زادہ کے قتل میں ملوث نہیں ہے آنے والا وقت ہمارے اس دعویٰ کی حقیقت کو ثابت کر دے گا مولانا عبداللہ خان نے کہا اگر ہم اپنے کارکن حافظ محمد یحییٰ کے قتل کا بدلہ لینا چاہتے تو ہمیں شاہنواز پیر زادہ کے خلاف نہ تو مقدمہ درج کراتے اور نہ ہی اس کیس کی کرانسیز رائج لاہور سے تفتیش کراتے۔ احمد پور شرقیہ سے نامہ نگار کے مطابق صدر مملکت اور وزیر اعظم کی ہدایات کی روشنی میں شاہنواز پیر زادہ کے قتل کی تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے اور پولیس مولانا غنیاء الرحمن فاروق اور مولانا اعظم طارق ایم این اے کو گرفتار کر کے حاصل پور لے آئی ہے۔ سپاہ صحابہ کے ان دونوں رہنماؤں پر الزام ہے کہ ان کی ایماء پر ہمیں شاہنواز پیر زادہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا لیکن ایسی بی ہوا پور فیاض لغاری کی سرکردگی میں پولیس کی خصوصی ٹیم قتل کیس کی تحقیقات کر رہی ہے جسے خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ احمد پور شرقیہ سے نامہ نگار کے مطابق وفاقی حکومت کی ہدایت پر پورے ملک سے سانجہ دھن حنا سرے کے خلاف مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے مقامی پولیس نے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا عبداللہ خان کو حراست میں لے لیا پولیس ذرائع نے بتایا ہے کہ انہیں ڈسٹرکٹ جھڑ پور کے احکامات کی روشنی میں نیو سینٹرل ٹیل ہاؤس پور میں دو ماہ کے لئے حلفہ امن عامہ کے قانون کے تحت نظر بند کر دیا گیا کئی شہروں میں ان گرفتاریوں کے خوف سے سپاہ صحابہ اور دیگر جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکن رو پش ہو گئے۔ سپاہ محمد پاکستان کے مرکزی ترجمان نے مرکزی سیکرٹریٹ ٹھکانہ نیازیگ سے جاری ہونے والے پولیس ریلیز میں بتایا ہے کہ پورے پنجاب سے سپاہ محمد پاکستان کے ۷۷ سے زائد عہدیداروں اور کارکنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے ان میں لاہور سے سپریم کونسل کے رکن رائے اسرار علی بھی اور دیگر شامل ہیں ترجمان نے بتایا کہ سپاہ محمد پاکستان کے سربراہ علامہ سید غلام رضا فتویٰ نے مرکزی کابینہ کا ہنگامی اجلاس فوری طور پر طلب کر لیا ہے جس میں آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ پولیس نے جامعہ قاسم لچت نگر شاہدہ پوری کی رات ڈیڑھ بجے چھاپہ مار کر سبے پو آئی لاہور کے رہنما لغاری نذیر احمد سمیت ۸ افراد کو گرفتار کر لیا افسران نے گرفتاری کی وجہ نہیں بتائی ہے پو آئی کے ایک پولیس ریلیز کے مطابق گرفتار ہونے والوں میں تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شرکت کرنے والے دوسرے شہروں کے مسلمان بھی تھے۔

کراچی (اشاف رپورٹر) کراچی اور اندرون سندھ مختلف شہروں میں مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کی گرفتاریوں اور ان کے دفاتر سربراہ کرنے کی اطلاعات ملی ہیں، کراچی میں ایس ڈی ایم جیشہ کوثر طارق نیازی سولہ بازار پولیس کے ہمراہ منگل کی شب سولہ بازار میں تحریک جعفریہ پاکستان سندھ کے دفتر کو سربراہ کر دیا، ایس ڈی ایم جب پولیس کے ہمراہ تحریک جعفریہ کے دفتر پہنچے تو دفتر بند تھا جس کے بعد ایس ڈی ایم نے دروازے پر لگے تالوں پر سیل لگا دی دریں اثنا علاقہ جھڑ پور کی گھرائی میں پولیس نے انچوئی سوسائٹی ایف بی ایم یا بلاک ۸ میں سپاہ محمد اور غارتھ کراچی سیکز الیون ای میں ناگن چورنگی پر مسجد صدیق اکبر میں قائم سپاہ صحابہ کے دفاتر کو بھی سربراہ کر دیا ہے۔ حیدر آباد میں سپاہ صحابہ کے علاقائی دفتر کو سربراہ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ۲۵ سے زائد کارکنوں اور عہدیداروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ایس ڈی ایم شی اسن محمود کالچی کی سربراہی میں پولیس کی بھاری نفری نے منگل کو کالی موری میں واقع سپاہ صحابہ کے علاقائی دفتر کو سربراہ کر دیا۔ علاوہ ازیں پولیس نے لطیف آباد بصرہ، کالی موری، لیاقت کالونی اور غریب آباد کے علاقوں میں چھاپے مار کر سپاہ صحابہ کے ۲۵ سے زائد کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گرفتار کئے جانے والوں میں بعض عہدیدار بھی شامل ہیں۔

نواب شاہ سے نامہ نگار کے مطابق ضلعی انتظامیہ نے نواب شاہ سٹی اور موہنی بازار میں سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے دفاتر کو تھیل کر دیا ہے۔ اس موقع پر پولیس کی بھاری حمایت موجود تھی۔ دریں اثنا ڈگری سے نامہ نگار کے مطابق ڈگری پولیس نے جھڑ پور میں منگل کو محمدی چوک پر واقع سپاہ صحابہ کے دفتر کو سیل کر دیا ہے اقدام ڈپٹی کمشنر ضلع میر پور خاص کی ہدایت پر کیا گیا۔ شہاد پور سے نامہ نگار کے مطابق ضلع ساگھو کے مختلف شہروں کچھو، جھڈو، آدم، شہاد پور اور ساگھو میں سپاہ صحابہ کے دفاتر تھیل کر کے ان پر پولیس قبضات کر دی گئی ہے۔ پیر اور منگل کی درمیانی شب پولیس نے ادارہ منہاج القرآن کے دفتر چھاپہ مار کر ادارہ کے صدر محمد شاہد قریشی، جمیل احمد، متاع الدین قریشی، اور عبدیم اختر کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا جبکہ پولیس نے سبے پو آئی (ف) کے رہنما اور ایس اے ۸۱ کے ناظر و امید وار غلام مرتضیٰ کھوسو کی گرفتاری کے لئے ان کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا لیکن پولیس انہیں گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔

حکومت کے حلیف مذہبی رہنماؤں کی گرفتاری بھی ریسرسل کا اگلا مرحلہ ہے۔ وزیر اعظم بنیاد پرستوں کے خلاف بہت پہلے جنگ کا اعلان کر چکی ہیں۔ اس کے بعد اصل کھیل شروع ہونے والا ہے۔ مرزا طاہر کی ہدایات پر عمل پیرا وزیر داخلہ اس کھیل کا نگران مقرر ہے۔ بھیابک نتائج کا تصور ہی روکتے کھڑے کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ سب کام امریکہ کی براہ راست نگرانی میں ہو رہے ہیں اس کا ایک ثبوت یہ خبر ہے۔

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) ذمہ دار ذرائع کے مطابق امریکہ نے حکومت پاکستان کو اندادہشت گردی کے کام میں فوج کا تعاون حاصل کرنے کی تجویز دی ہے۔ اندادہشت گردی سے متعلق امریکی حکام نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان میں ایک میجر جنرل کی سربراہی میں اندادہشتیت کی ٹانگ فورس کا تجربہ کامیاب رہا ہے اسی طرز پر پاک فوج کے ایک میجر جنرل کی سربراہی میں اندادہشت گردی کے لئے الگ ادارہ قائم کیا جائے جس کی بنیادی ذمہ داریاں فوج کے حاضر سروس حکام کے سپرد کی جائیں۔ ذمہ دار ذرائع نے بتایا کہ امریکہ نے اس سلسلے میں مالی امداد ترجیحی سوتیں اور ساز و سامان فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے سفارتی ذرائع کے مطابق الگ ادارے کے لئے امریکی امداد کی راہ میں پریسلر ترمیم رکاوٹ نہیں بنے گی ذرائع نے بتایا کہ امریکی حکومت نے پاکستان میں اندادہشتیت کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے میجر جنرل صلح الدین ترمذی کی سربراہی میں سرگرم ناکو ٹکس کنٹرول ٹانگ فورس کو چار بیلی کا پٹرولم کرنے کے فیصلے کو حتمی شکل دے دی ہے اندادہشت گردی کے الگ ادارے کے قیام کی صورت میں اس ادارے کو بھی امریکہ کی طرف سے بیلی کا پٹرول دیگر سروسز و سامان فراہم کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ اسلام آباد میں امریکی سیکورٹی حکام نے مصر کے سفر ٹھکانے پر بم کے دھماکے کے بعد پاک فوج کے کپٹن آفریٹن کی تعریف کی ہے امریکی سفارت خانے سے واٹسپن ارسال کی گئی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سفارت خانے پر دھماکے کے بعد پاک فوج نے جس مستعدی کے ساتھ کپٹن آفریٹن کو کھیل کیا اس سے ہم بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ پاک فوج کے جوانوں نے اپنی جانوں کو خفروں سے دوچار کر کے سفارت خانے کے علاقے میں ایک ایک لکڑی کا جائزہ لینے کے بعد اس امر کو یقینی بنایا کہ اس علاقے میں مزید بم نہیں ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکہ کی اندادہشتیت سے متعلق ایک اعلیٰ شخصیت دسمبر میں پاکستان کا دورہ کرے گی۔

اسلام دشمن عناصر کا نیا حربہ

علماء سے اعضاء کے پیوند کا رعبیہ اجتہاد کا مطالبہ

الاسلام جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی صاحب جیسے محقق اور نابھہ روزگار شخصیات کو کسی کمیٹی کی رکنیت ملی بھی تو سربراہی ایسے افراد کو دی گئی کہ علم و تحقیق اپنا سر پیٹ کر رہ گئے۔ فی الوقت پاکستان کے سب سے بڑے اسلامی تحقیقی اور مشاورتی ادارہ کی ہیئت کذائی سب کے سامنے ہے اور اس کے موجودہ سربراہ کی اسمبلی کے بھرے اسٹیج پر رسوائی کو تو کوئی بھولا ہی نہیں ہوگا جبکہ ان کے سیاسی حریف نے کلمہ شریف صحیح سنا دینے پر مستغنی ہو جانے کی پیش کش کی تھی اور وہ پچھارے اتنی جرات بھی نہ کر سکے کہ کلمہ شریف کو صحت الفاظ کے ساتھ سنا کر اپنے ایسے حریف کو سیاسی منہ سے ہٹا کر دیتے جسے بعد میں عدالت اور قانون کا جنازہ نکال کر پابند سلاسل کرنا پڑا۔ مگر اعتراض پھر بھی یہی ہے کہ علماء اجتہاد نہیں کرتے! آپ علماء کے جب و دستار اور ان کی گھنی داڑھی سے الگ ہونے کی بجائے انہیں علی مجلس میں مدعو کریں۔ انہیں اپنی قابل قدر تحقیقات پیش کرنے کا موقع فراہم کریں پھر بھی اگر ان کا کام سامنے نہ آئے تو آپ ہر قسم کے طعن و تشنیع کے تیر و نثر سے انہیں چھلنی کرنے میں حق بجانب

مہربان بھی علماء کرام کو اختلافات ختم کرنے اور اجتہاد کرنے کا درس دینے اور فرقہ واریت سے تائب ہونے کا وعظ کہنے سے نہیں جھکتے! اگر بنظر حقیقت دیکھا جائے تو اختلافات یا فرقہ واریت میں سب سے گھٹاؤ کر دار ”سیاستدانوں“ یا ”نوکڑ شانی کے بادشاہ گردوں“ یا ان کا دست و بازو بننے والی ایجنسیوں کا ہوتا ہے مگر ہدف ملامت پھر بھی علماء ہی بنتے ہیں۔

ہمارے ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ اس

از مفتی عتیق الرحمن فاضل مدینہ یونیورسٹی

ملک میں روز اول ہی سے علماء کرام کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ جس عالم دین کے نام کے ساتھ ڈاکٹر یا پی ایچ ڈی کا سہارہ یا لاحقہ نہ لگے اسے سرکاری زبان میں یا ہماری صحافت اور ذرائع ابلاغ میں عالم دین ہی شمار نہیں کیا جاتا کسی علی ورکشاپ یا سرکاری سطح پر ہونے والی کانفرنس یا اجلاس میں یا کسی علمی موضوع پر قائم کی جانے والی کمیٹی میں دینی مدارس کے فضلاء و علماء کو نمائندگی دینا تو درکنار انہیں بحیثیت سامع شرکت کا دعوت نامہ دینے کے بھی رد دار نہیں۔

بعض مواقع پر نیرنگی تقدیر سے شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ یا شیخ

کچھ عرصہ سے اعضاء انسانی کی پیوند کاری کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ مختلف مضمون نگار اپنی آراء کا اظہار کر رہے ہیں اور ہر ایک اپنی علمی پرواز کے مطابق اپنا نکتہ نظر بیان کر رہا ہے لیکن ایک بدعت سبب اس قسم کے مباحث میں ہمارے مغرب زدہ طبقے میں رواج پائی ہے کہ ایسے مواقع پر علماء کرام کو ضرور مطعون کیا جاتا ہے انہیں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے۔ اجتہاد کی راہیں دکھائی جاتی ہیں۔ ”جدید تقاضوں سے نااہل“ ”اجتہادی صلاحیتوں سے کورے“ ”اندھے مقلد“ ”لیکچر کے فقیر“ اور اس قسم کے جملے گویا موجودہ دور کے روشن خیال کالم نگار اور وسیع النظر دانشوروں کی پہچان بن چکے ہیں۔ علماء کو ہمارے معاشرہ میں ایسا ملامتی کردار سمجھ لیا گیا ہے کہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے اور ہر طبقہ کے افراد انہیں ”کوٹنے دینے“ کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ ”چھلنی تو بولی ہی تھی چھلج بھی بولنے لگے“ ہمارے سیاستدان ”اسمبلی جیسے فورم پر دست و گریب ہونے والے اور مخالفین کو ڈنڈا ڈولی کر کے ایوان سے باہر پھینکنے والے یا جوڈو کرائے اور فری اسٹائل کے جوہر دکھار ہپنٹل کے بستر پر پہنچانے والے

دست کی روشنی میں قوی دلائل کے ساتھ اس کی مخالفت کی ہے اور اپنی رائے کو تین بنیادی اصولوں پر قائم کیا ہے۔

①..... جسم انسانی کا احترام اور مرنے کے بعد بھی اسے ایذا رسانی اور تکلیف سے بچانا۔ یہی وجہ ہے کہ میت کے ہل وغیرہ اکھاڑنے یا اس کے اعضاء ٹاک کلن وغیرہ کٹ کر مثلاً کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ”لانمئلوا“ کے واضح الفاظ سے اس فعل ضعیف کی حرمت کو بیان فرمایا ہے۔ تو کیا میت کی آنکھیں ٹکانا۔ پیٹ پھاڑ کر گردہ یا دل وغیرہ ٹھل لینا مثلاً کی تعریف میں نہیں آئے گا؟ یقینی بات ہے کہ یہ عمل احترام انسانی کے منافی میت کے لئے ایذا رسانی کا ذریعہ اور مثلاً کرنے کے ذیل میں آتا ہے اس لئے ناجائز ہے۔

②..... اعضا انسانی لمانت خداوندی ہیں اور جائز استعمال کے لئے اللہ رب العزت نے بطور لمانت عطا فرمائے ہیں اور ان اعضاء کو مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنا لمانت میں خیانت ہے۔

③..... علیہ اعضاء اور پیوندکاری کا تصور عقیدہ آخرت کے منافی ہے۔ یہ تصور دراصل دیار غیر سے ہمارے ہاں در آیا ہے۔ جن اقوام نے یہ عمل شروع کیا وہ مرنے کے بعد نہ زندہ ہونے کے قائل ہیں اور نہ ہی آخرت اور قیامت کے کسی قسم کے عقیدہ کا تکلف ان لوگوں کو گوارا ہے۔ ہم نے بھی گوروں کی ہاں میں ہاں ملانے کو روشن خیالی اور جدید نظموں کے عین مطابق سمجھ کر اسی کی ہنگامی شروع کر دی۔

ٹک نہیں کہ اعضاء انسانی آنکھ کا قرینہ، گردے یا دل وغیرہ ایک انسان کے جسم سے دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کرنے میں طب جدید نے حیرت انگیز حد تک کامیابی حاصل کی ہے اور مجوزین کے خیال کے مطابق اس حیرت انگیز سائنسی کامیابی سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔ مگر کیا اس کا ”حیرت انگیز“ ہونا اس کے جواز کی دلیل بن سکتا ہے؟ ظاہر بات ہے کہ کوئی بھی صاحب الرائے اور صاحب علم اسے دلیل کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا! جس جدید سائنس نے ہلاکت انسانی کے جو مخیر العقول آلات ایجاد کر لئے ہیں ان کے استعمال کے جواز کا انکار ناممکن ہو کر رہ جائے گا!

ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ انسانی جان کا بچانا فرض ہے اور آپ کے گردہ، آنکھ یا دل سے اگر کسی دوسرے انسان کی زندگی بچ سکتی ہے یا اس کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے تو اس پر اسلام کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ خدمت خلق، انسانی ہمدردی اور انسانی جان کو بچانے کی کوشش یہ ایسے خوب صورت نعرے ہیں جنہیں اس مقصد کی خاطر استعمال کرنے کے اس عمل کے جواز کی راہ ہموار کی جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ غور کریں تو یہ کوئی دلیل نہیں بن سکتی! اس قسم کے نعروں سے آپ جذبات میں بیجان پیدا کر سکتے ہیں دوسرے کو جذباتیت کی رو میں بہا کر اس کی آنکھیں یا گردے ٹکوا سکتے ہیں مگر ان خوبصورت نعروں کو دلیل قرار دینا علم و تحقیق کے ساتھ ایک ایسا مذاق ہوگا جس کی حمایت کسی بھی صاحب فہم و بصیرت سے متوقع نہیں ہو سکتی۔ علماء محققین نے کتب

ہوں گے۔ مگر کیا کیا جائے! ان کی نظر میں علماء تو ہیں ہی لامتناہی کردار۔ انہیں علمی اور تحقیقی مواقع پر نہیں بلکہ اعتراض و ملامت کے موقع پر ہی یاد کیا جائے گا!

انتقال اعضاء یا اعضاء انسانی کی پیوندکاری ایک ایسا موضوع ہے جس پر انتہائی سنجیدگی اور علمی انداز میں مکتفوں کی ضرورت ہے کتب و سنت کی صریح نصوص اس موضوع پر خاموش ہیں۔ زندہ نزل قرآن میں طب نے اس قدر ترقی نہیں کی تھی کہ ایک شخص کے اعضاء دوسرے کے جسم کا حصہ بنادیتے جاتے۔ چاندی کی ٹاک کا تذکرہ ضرور ملتا ہے کہ ایک صحابی کسی جنگ میں اپنی ٹاک سے محروم ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں ”چاندی کی ٹاک“ لگوانے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی مگر دحلات سے کوئی عضو ہٹا کر لگایا اور کسی شخص کے جسم کا عضو کٹ کر کسی دوسرے شخص کے لگایا بہت مختلف ہے اور انہیں ایک دوسرے پر قیاس کرنا ایسا ہی ہے جیسے کونکوں سے ٹکائے اور کھجور سے انارنے کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا چونکہ کونکوں سے رسی باندھ کر آدمی کو ٹکایا جاسکتا ہے تو کھجور پر چڑھے ہوئے کو بھی ٹانگ میں رسی باندھ کر کھینچ لیا جائے!

اس قسم کے مواقع پر ہر دور میں فقہاء اسلام اور مجتہدین کرام نے اجتہاد سے کام لیا ہے اور کتب و سنت سے افذ کردہ اصولوں کی روشنی میں پیش آمدہ جدید مسائل کے احکام بیان کئے ہیں۔ اعضاء کی پیوندکاری کے موضوع پر بھی علماء کی دو قسم کی آراء ہمارے سامنے آئی ہیں۔

بعض لوگ جواز کے قائل ہیں اور بعض لوگ عدم جواز کے۔ اس میں کوئی

ہے گا بلکہ اس طرح آپ کی نیک نائی اور خدمت خلق کے چرچے زبان زد عام ہو جائیں گے اور دوسروں کو ترغیب و تحریک زیادہ زور دار طریقہ سے ہو سکے گی۔ عملی طور پر بھی یہ نظریہ انسانی دنیا میں بہت بڑے فتنہ و فساد کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ ابھی تو معتبہ اہل علم و فہمی نے اس کی اجازت نہیں دی اس کے باوجود ایسے ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں جن سے روٹنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بچوں کا اغوا ہو رہا ہے اور ان کے اعضاء نکال کر انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ ساؤتھ امریکہ میں تو خدمت خلق کا یہ کاروبار ہام عروج پر ہے اور انسانی حقوق کا علمبردار امریکہ ایسے غصب کردہ اعضاء کی سب سے بڑی منڈی بنا ہوا ہے۔ انڈیا کے بعض ڈاکٹروں کے بارے میں تو اتار سے یہ بات اخبارات میں آچکی ہے کہ دوران آپریشن وہ مریضوں کے گردے چوری کر لیتے ہیں۔

اگر مستند طور پر علماء اس کے جواز کا فیصلہ کریں تو اس سے جو صورت حال پیدا ہوگی اس کا تصور ہی دل ہلادینے کے لئے کافی ہے۔ کلاشن کوف بردار کسی وقت بھی آپ کو اغواء کر کے آنکھوں اور گردوں سے محروم کرنے میں تاخیر نہیں کریں گے! آپ تصور تو کریں! جس کی محبوب والدہ چیتی بیوی یا، اکلوتی اولاد گردہ یا دل کے عارضہ میں مبتلا ہوگی اور ڈاکٹر اسے یہ بتا دے گا کہ کسی دوسرے کا "گردہ" یا "دل" اس کی زندگی بچا سکتا ہے تو اس کے حصول کے لئے آج کے دور میں وہ کیا کچھ نہیں کر گزرے گا؟ پھر تو دھونس اور طاقت یا قوت خرید پر زندگی کا دارومدار ہو جائے گا اور غریب و کمزور لوگ یا تو

گردہ اور آنکھوں سے محروم ہو کر "موت و زیت" کی مکش میں مبتلا رہیں گے یا رانی ملک عدم ہونا ان کا مقدور ٹھہرے گا۔ آج تک تو "محبوب بے وفا" ہی دل لے جانے کے ملزم گردانے جاتے تھے مگر مستقبل میں یہ دل "حریف ناہنجار" کی دستبرد سے بھی محفوظ نہیں رہ سکے گا! وہ زمانے لد گئے جب مردار خور جانور ہی لاشوں کا انتظار کرنے میں بدنام تھے! اس ترقی یافتہ دور میں "ہیوند کاری" کے خواہشمند بھی کیسی بے رحمی سے لاشوں کے منتظر رہنے لگیں گے؟ شاید "ایک آنکھ" کی خیرات یا "ایک گردہ" کی بھیک انہیں بھی مل جائے۔

آخر ایسی کون سی ضرورت ہے جس کے لئے "قانون ضرورت" کا سارا لیا جا رہا ہے؟ آپ کے تشریف لے جانے سے کوئی بھونچال نہیں آئے گا۔ نہ ہی آسمان و زمین کا نظام درہم برہم ہوگا۔ یہ مہن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں جانور اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے "ہیوند آبادی" کے خوب صورت نعروں سے جنسی اتار کی پھیلاؤ نے آنے والوں کی نسل کشی کرنا اور دنیا کی نعمتوں سے اکیلے لطف اندوز ہونے کی خواہش میں دوسروں کے اعضاء کی بیسائیوں کے حصول کے لئے کتب و سنت میں تحریف کر کے کٹھ جتی پر اتار آنا اور اعضاء انسانی کا بیوپاری بننا کسی بھی صورت میں خدمت انسانیت نہیں کھاسکتا!

کم از کم اسپورٹس مین اسپرٹ ہی کا مظاہرہ کیجئے! اور آؤٹ ہوتے ہی کریز چھوڑ کر دوسروں کو موقع فراہم کیجئے!



سپاہ صحابہؓ سپاہ صحابہؓ سپاہ صحابہؓ
کے عیجز، شکر، کی رنگ، لٹریچر
دستور، شہزادہ، نیون انڈکس، بال پوائنٹ
جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، انڈی کارڈ
کور شیشہ، شکر، ٹوپی، بیج، سٹیل بیج
کاپی کور لیٹر، سیٹ، تقاریر، مولانا
حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمن فاروقی،
اعظم طارق، حقوق پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں

مستیاب حسین نیرمدار
عربیہ کی رسیڈیکس، پمفلٹ، اشتہارات
اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر ہر ہفتے
ڈائری کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر

مکتبہ
الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا ۴۲۲۶۴

مرزا قادیانی کی تحریروں

اخلاق کے
ہیئہ میں

فرمایا کہ مومن نہ طعن و تشنیع کرنے والا ہوتا ہے۔
نہ لعنت بھیجنے والا ہوتا ہے نہ سخت گو نہ قس کلام
والا۔

لیس المومن بالطعان والا باللعان ولا
الفاحش والا البیہ۔ (رواہ الترمذی)

لیکن جب ہم مرزا صاحب کی اخلاقی حالت کو
دیکھتے ہیں تو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے انہوں
نے ایک ہی مقام پر اپنے ہم عصر اکابرین علماء و مشائخ
کو (جو اسلامی ہندوستان کے جوہر اور عالم اسلام کے
چیدہ چیدہ برگزیدہ بزرگ، عارف باللہ اور جید عالم
تھے) اپنے جھوٹے تشنیع کا نشانہ بنایا ہے ان میں حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد حسین دہلوی، مولانا
سید نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق حقانی،
مفتی عبداللہ ٹوکی، مولانا احمد علی سارنہوری، مولانا
احمد حسین امری جیسے اکابرین ہیں ان کے لئے
انہوں نے ذائب، کتاب شیطان، لعین، شیطان اعلیٰ،
غول انومی اور شقی و ملعون کے الفاظ استعمال کئے
ہیں۔

اسی طرح اپنے زمانے کے مشہور عالم اور شیخ
طریقت پیر مر علی شاہ صاحب گولڑوی کی شان میں
ایک جھوٹے قصیدہ لکھا ہے جس کے دو شعروں کا ترجمہ
انہیں کے قلم سے حسب ذیل ہے۔

پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تم پر لعنت
تو ملعونوں کے سب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت
کو ہلاکت میں پڑے گی اس فرمایا نے کہینہ لوگوں
کی طرح گلی کے ساتھ بات کی ہے اور ہر ایک
آوی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

رحمتہ للعالمین نے جواب میں فرمایا کہ شاید یہ نہیں
ان کی اولاد ایمان لے آئے لہذا ان کو عذاب نہ دیا
جائے۔

اسی طرح ایک مرتبہ صحابہ کرام نے بددعا کے
لئے کہا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں رحمت
بنا کر بھیجا گیا ہوں زحمت بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

اسی طرح صحابہ کی حالت تھی اور یہی انکساری
عاجزی فروتنی آج ایک قبیح سنت مسلمان میں نظر
آتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنواری
لڑکی سے بھی زیادہ بایا تھے۔

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لشد حیاء فی العذرۃ
افی خدرہا۔ (شاکل ترمذی ص ۳۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

محمد اسلم دار الافتاء ختم نبوت کراچی

میں نے آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی
اس عرصہ میں آپ نے مجھے کبھی لفظ اف تک نہیں
فرمایا اور یہ بھی نہ فرمایا کہ یہ کلام تم نے کیوں کیا اور
کیوں نہیں کیا۔

عن انس بن مالک قال خدمت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی
اف قط و ما قال لشی صنتہ لم صنتہ
نرکتہ لم نرکتہ۔ (شاکل ترمذی ص ۲۵)

ایک مومن کو کن صفات سے متصف ہونا
چاہئے ان میں سے بعض صفات کا تذکرہ اس طرح

انیسویں صدی کے آخر میں انگریزوں کی پشت
پناہی میں پہلے مسیح موعود پھر مہدی پھر نبی ہونے کا
دعوئی کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کی اخلاقی
حالت کا اندازہ اس کی تحریروں سے جو عیاں ہے
اس کو دیکھ کر ایک شریف الطبع انسان ان کو نبی و مسیح
تو کیا انسان بھی ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ مرزاجی کی
تحریروں میں مخالفین کے لئے غلیظ ترین گالیوں اور
جھوٹے اشعار و کلمات کی اس قدر بھرمار ہے کہ سب کو
جمع کیا جائے تو ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔

قرآن و حدیث سے نبی اور ولی کی شان یہ معلوم
ہوتی ہے کہ ان کے متبعین اور متعلقین نہایت
شیریں کلام، پاک زبان، عالی ظرف، فراخ حوصلہ اور
دشمن نواز ہوتے ہیں وہ ترشی کا شیرینی سے بدگوئی کا
پاکیزگی سے کم طرفی کا عالی ظرفی سے حتیٰ کہ دشمنوں
کے ظلم کا جواب خندہ پیشانی اور درگزر و غفو سے

دیتے ہیں جس کا کامل نمونہ سیرت نبوی ﷺ
میں موجود ہے۔ بددعا کا جواب دعا سے تکبر کا جواب
فروتنی سے دیتے ہیں ان کی زبان کبھی کسی کی دل
آزاری و دشنام طرازی کے لئے استعمال نہیں ہوتی
حتیٰ کہ ہمارے پیارے رسول رحمتہ للعالمین پر کوڑا
پھینکا گیا جب ایک روز کوڑا نہ پھینکا گیا تو آپ نے
دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے وہ بڑھیا کمال گئی جو مجھ
پر کوڑا پھینکا کرتی تھی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ بیمار
ہے بس پھر کیا تھا اس کی بیمار داری و عیادت کے لئے
تشریف لے گئے۔

طائف میں مشرکین نے پتھر برسائے لیکن
فرشتوں نے جب عذاب الہی کا سوال کیا تو آپ

(اخبار احمدی ص ۷۵ تا ۷۶)

یہاں پر مرزا صاحب کے طرز کلام کے چند مزید نمونے پیش خدمت کئے جاتے ہیں جس میں انہوں نے وارثین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا ہے۔

اے بد ذات فرقہ مولویان تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودانہ خصلت کو چھوڑو گے۔
اے عالم مولوی! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پالہ بچا، وہی عوام کلام کو بھی پالیا۔

(نور الحق ص ۳۱ تا ۳۲)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

اے مرزا! خود مولوی اور گندی روحا تم پر افسوس کہ تم نے میری عدولت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا
اے اندھیرے کے کینڈا! تم سچائی کی تیز شعاعوں کو کیونکر چھپا سکتے ہو۔
(ضمیمہ احتام آخر ص ۳۱ تا ۳۲)

اسی تحریر میں لکھتے ہیں

مگر کیا یہ لوگ حم کمالیں گے ہرگز نہیں کیوں کہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مراد کمار ہے ہیں
(ضمیمہ احتام آخر ص ۳۵)

یہ ”آراء مقدسہ“ کی مخالفین کے بارے میں تھیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مرزا صاحب کتنے بد زبان اور بد گو تھے اور ان کے اخلاق و ظرف کا

دارۂ کتنا وسیع تھا یاد رکھیں ایسا شخص مسیح و نبی تو دور کنار ایک عام انسان بھی نہیں ہو سکتا جس کے اندر شرم و حیا کا مادہ ختم ہو جائے تو وہ حیوانیت پر اتر آتا ہے۔ خونخوار بھیڑیا بن جاتا ہے ہر وقت ایک ہی دھن ہوتی ہے کہ کسی طرح سے دوسروں کو تکلیف پہنچائیں اور اس فکر میں دن رات ایک کر دیتے

لگاتار فتنے

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے، بعض تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے، اچانک آنحضرت ﷺ کے موزن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے، میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے ”لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لیے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے برا سمجھتا ہے۔ سنو! اس امت کی عاقبت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے“ ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کر دے گا، پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہو گا کہ وہ اسے تلاء و ربلاء کر دے گا، پس جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو، اس کی موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اسے وعدہ و بیان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔“

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسے بد زبان بد اخلاق بد انبیاء (علماء حق) کی دل سے عزت و عظمت کرنے کی کردار لوگوں سے کوسوں دور رکھے۔ اور وارثین توفیق کامل عطا فرمائے۔ (آمین)

مفت مشورہ / **تیجکے گال پتلا کمزور جسم** / فون 690840 کوڈ (041) 690850

چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا، مضبوط، طاقت ور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پُرانے درد، نزلہ، کبیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و فت کو بڑھانے کے لئے۔

مردانہ، زنانہ امراض، گنجائیں، گرتے بال، دھما، اسٹریکچر

ہاتھوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، جھٹوک لگانے، گھیس مچھو، براؤں، پلک، یرقان، موٹاپا، کمزور پسٹے، بلڈ پریشر، اسٹروک، رحم، جگر، مشانہ کے لئے۔

چہرے کی کھلی جھیلیاں، بسوانی سن، قد بڑھانے کیلئے

پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوانی لافانی اسکی قیمتیں ارسال کریں

پتہ حکیم بشیر احمد بشیر / محلہ امیر آباد، پانڈی پور، فیصل آباد، پاکستان / 38900



سنگارا

صحت کا سرچشمہ ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

ہندو کا نصب العین تعمیر صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہندو نے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی جب نگہ امیں ہم کو اوزان اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوت مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جہاں توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہندو اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی کو دراصل کرنے کے لیے نئی و معدنی مرکب سنگارا پیش کرتا ہے۔

سنگارا صحت بخش مجرب بڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔



ہر گھر میں ہر فرد کے لیے یکساں مفید سنگارا — نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک دلنواز و عطا کرتا ہے

علمِ اُمت کے لئے ملحقہ فکریہ

دارالعلوم دیوبند کی طرف دعوتِ فکر

کو موڑ دیا بلکہ انہیں درس گاہوں کے بور یہ نشیں سپوتوں نے اپنے جوشِ عمل ' جذبہ حریت ' اسابت فکر دینی صلابت اور ایمان و قربانی سے ایک ایسا صلح انقلاب برپا کر دیا کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کے مرجعائے ہوئے گشتل میں بار بار تازہ آگئی اور پھر ایک دن وہ وقت بھی آیا کہ ہندوستان سے مسلمانوں اور ان کی تہذیب کو منسلک کا خواب دیکھنے والی قوم اپنی تمام تر قوت و شوکت اور حیلہ ساز یوں کے بلو جو ملک بدر ہونے پر مجبور ہو گئی۔

مقام حیرت و حسرت ہے کہ آج بھی وہی درس گاہیں ہیں ' وہی ان کا نظام تعلیم و تربیت ہے ' وہی قاتل اللہ و قاتل الرسول کی صدائے روح نواز ہے غرضیکہ بظاہر سب کچھ اسی منہاج اور دھڑے پر موجود ہے۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ ان کے علمی و فکر سوتے خشک ہو گئے ہیں ' ان کی کھوکھلیں ہانچے ہو گئی ہیں ' مردم سازی کے ان کے سارے آلات زنگ خوردہ اور بیکار ہو گئے ہیں کہ ان سے اب نہ تو حضرت شیخ الہند جیسا مردم ساز قائم پیدا ہو رہا ہے اور نہ حکیم الامت مولانا تھانوی جیسا مصلح و مہل ' نہ کوئی انور شاہ کشمیری جیسا محدث و محقق نظر آ رہا ہے اور نہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مانی جیسا مرد کامل مجاہد اور نہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب جیسا ذہن عاقل رکھنے والا مفتی دکھائی د رہا ہے اور نہ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی جیسا مصلح اور امت کے فہم میں بے چین دانی۔ اس روح فرما صورت حال کا شدید تقاضا ہے کہ قافلہ ملت کے حدی خواں حضرت علماء کرام اور مصلحین امت سر جوڑ کر بینشیں اور صورت حال کا مکمل بالغ نظری اور سوز قلبی کے ساتھ جائزہ لیں اور اصلاح حال کے لئے ایسا طریق کار اور لائحہ عمل مرتب فرمائیں جس سے ہماری دینی درس گاہوں کی متاعِ گم شدہ پھر انہیں واپس مل جائے اور مردم سازی کے یہ کارخانے از سر نو چلتی چوبند ہو کر رجالِ کاری تیار ی میں مصروف ہو جائیں۔

مقام شکر ہے کہ ہند و پاک کے علماء میں سے ایک طبقہ مدارس و -یہ کی اس زیوں حالی سے بے چین اور مضطرب نظر آ رہا ہے اور حالات کی درگئی کی تدبیریں سوچ رہا ہے جس پر یہ حضرات بجا طور پر تحریک و تہنیت کے مستحق ہیں لیکن اسی کے ساتھ اتنی گزارش بھی ہے کہ اس وقت تک حالات کی اصلاح کے لئے جتنی آوازیں بھی اٹھی ہیں وہ نصاب تعلیم تک محدود ہیں اگرچہ یہ بھی ایک محتاج توجہ امر ہے اور اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ نصاب تعلیم کو اس کے

دور حاضر میں اسلامی اداروں اور دینی درس گاہوں کا ملک میں جس طرح سے جال پھیلا ہوا ہے وہ تاریخ کے کسی عہد میں نظر نہیں آتا اور کچھ اللہ اس میں روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ آپ پورے ملک کا گھوم کر جائزہ لیں آپ کو ہر صوبہ اور صوبہ کے ہر ضلع اور ضلع کی اکثریت میں دینی مدارس و مکتب ضرور ملیں گے اور ان میں ایک دو نہیں سینکڑوں مدرسے ایسے ملیں گے جن کا سالانہ بجٹ ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ہو گا۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان درس گاہوں اور علمی تربیت گاہوں کے مفید اثرات ظاہر بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ پوری فرخ دلی سے ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ ان دینی مدارس اور جامعہات سے پورے طور پر مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے ہیں اور ملت کی تشکیل و تہذیب کے سلسلہ میں ان سے جو توقعات وابستہ ہیں وہ پوری نہیں ہو رہی ہیں ' اور مسلم معاشرہ بے چین اور مضطرب ہے کہ اسے صحیح طور پر رہنمائی نہیں مل پا رہی ہے۔ عقائد و اعمال کی دیواریں متزلزل ہوتی جا رہی ہیں ' اخلاق و کردار کی قدریں دم توڑتی جا رہی ہیں اور شعوری و غیر شعور طور پر امت اپنی ذکر اور صحیح راستہ سے ہٹی جا رہی ہے۔

حالانکہ ماضی میں ہمارے اسلاف نے انہیں مدارس اور دینی تربیت گاہوں سے ملت کے بچکے ہوئے قافلے کو صحیح سمت پر لگانے کے ساتھ مدارس کے انہیں زلیوں میں بیٹھ کر باطل کا مقابلہ بھی کیا تھا اور اس موثر انداز سے کہ اسے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا تھا ۱۸۵۵ء کے بعد کے حالات کا جائزہ لیجئے کس طرح غیر ملکی اور بدیسی تاجروں نے اپنے مکرو فریب اور سازشوں کے ذریعہ ملک پر قبضہ جمالینے کے بعد اسلامی ملی شعائر و علامات دینی عقائد و نظریات اور قومی روایات و شخصیات کو ختم کرنے کے لئے حکومتی سطح پر ایک طوفان برپا کر رکھا تھا اور ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اگر بروقت الحاد و لادینیت کے اس سیلابِ بلاخیز کے آگے بند نہیں لگایا گیا تو ہمارے سارے ملی و دینی شخصیات خس و خاشاک کی طرح اس کی روش میں بہ جائیں گے۔

بالا آخر حضراتِ اکابر رحمہم اللہ ربِ قدیر کے استحکام اور بھروسے پر اٹھے اور اس طوفان کے مقابلے میں دینی مدرسوں اور اسلامی تربیت گاہوں کی محکم اور مضبوط دیواریں کھڑی کر دیں اور نہ صرف اس بند کے ذریعہ طوفان کے رخ

رہتے ہوئے بنا رہے ہیں یا نہیں غرضیکہ صرف نصاب تعلیم میں تغیر و تبدل سے مدارس کو صحیح طور پر فعال و متحرک نہیں بنایا جاسکتا بلکہ پورے نظام اور طریق کار پر غور کرنے کی ضرورت ہے، اس کے بغیر کسی مفید نتیجہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ اس لئے کہ نصاب کے سہل الحصول بنانے سے ممکن ہے کچھ علمی فائدہ ہو جائے لیکن دینی معاملہ میں جو کمی آئی ہے ظاہر ہے کہ یہ کمی نصاب کی تبدیلی سے نہیں پوری کی جاسکتی ہے بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ جب تک صحیح دینی جذبہ بیدار نہیں ہوگا علمی استعداد بھی پیدا ہونا مشکل ہے۔

منکر، فلسفی، زائد، مورخ، رہنما، عالم
ہماری درسگاہیں قوم کے معمار جنتی ہیں
مگر محروم ہو جاتی ہیں جب دین و دیانت سے
تو پھر یہ قوم و ملت کے لئے اک عار بنتی ہیں

اصل منہاج و مقصد پر قائم رکھتے ہوئے حالات و اذہان کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے لیکن یہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اس سے اہم تر معاملہ تربیت کا ہے علوم و ادب کی تحصیل کرنے والوں سے جس تیزی کے ساتھ دینی مزاج اور ملت کے ساتھ حیثیتی کا جذبہ ختم ہو رہا ہے اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ اس بات کی طرف پہلی فرصت میں غور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ وہ حضرات جو طلبہ کے معلم و مربی ہیں وہ مطلوبہ ریاضت و تقویٰ، انضام و اخلاق اور فہم و بصیرت کے معیار پر اتر رہے ہیں یا اس میں کمی اور نقص ہے پھر ان طلبہ کو دیکھا جائے جو ہمارے اداروں میں زیر تعلیم ہیں کہ کیا وہ طالب علمی کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں پھر دل سوڑی کے ساتھ ایسا طریقہ اور راستہ بتایا جائے جس سے اساتذہ و طلبہ دونوں کا دینی و اخلاقی احساس بیدار ہو اس سلسلے میں ذمہ داران مدارس کو بھی اپنا اقتساب کرنا ہوگا کہ آیا وہ اپنی ذمہ داریوں کو اسلامی دائرہ میں

بقیہ گزارشات

سے رابطہ کریں اور جلد از جلد اپنی اصلاح کی فکر کرتے ہوئے کم از کم اپنی دنیا اور آخرت کی اچھی اور بری زندگی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا کچھ نہ کچھ علم ضرور حاصل کریں اور اپنے ارد گرد کے ماحول پر نظر رکھیں خود بھی ایسے گمراہ لوگوں سے بچیں اور اپنے دوست و احباب کو بھی ان پائل فرقوں والے مغضوب لوگوں سے دور رکھیں۔

نہ کرنا چاہئے کہ اس سے دوستی کر کے اس کا ہمدرد اور محسن بننا۔ نامعلوم ایسے کتنے ہی تلواریں اس مغضوب کے جال میں پھنس چکے ہوں گے اور کتنوں کو ارتداد کی اندھی کوفٹری میں گرا دیا ہوگا۔ اب بھی وقت ہے کچھ سوچیں اور عقل کے ناخن لیں اور بزرگوں اور علماء حق کو تلاش کر کے ان

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو تمام برائیوں سے بچائے اور اچھائیوں کو اپنانے اور ان تمام صفات حسنیہ پر کامل انداز میں چلنے اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اور تمام شعبوں کے عمل کو ہمارے لئے سہل بنائے اور صراطِ مستقیم پر چلائے ہوئے ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت فرمائے اور جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمائے۔ آمین

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۳ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی - صدر الدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی انٹرنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔
عمدہ کاغذ - اعلیٰ طباعت - چار رنگ کا ٹائٹل - خوبصورت جلد - صفحات ۳۸۳ قیمت یکم روپے - عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں - یا براہ راست ذیل کے پتہ پر مئی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد سوم

الحمد للہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960 - سنید کاغذ - کثیرہ ترسبات، طباعت عمدہ، ٹائٹل چار رنگ، جلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے۔
● ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء سانحہ ربوہ سے ۷ ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لمحہ - لمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
● سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شعبہ و قسم سے رپورٹیں۔
● اہم شخصیات کے انٹرویوز
● اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں - ادارے - رپورٹیں۔
● تاریخی اشتہارات - نقیصیں - کتاب کا مکمل اشاریہ - وغیرہ
● فرسکو تحریک ۱۹۷۳ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اسکا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
● کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا مئی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ بی۔ ہرگز نہ ہوگی۔

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

مسلمان بھائیوں سے چند گزارشات

خاص طور سے زندگی کے پانچ شعبوں سے متعلق ہیں جو عقائد، عبارات، معاملات، معاشرت اور اخلاق پر مشتمل ہیں۔ اور جو ان کے برعکس ہیں وہ صفات قبیحہ ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کس نے ان میں سے کس پر عمل کیا اور کس کو چھوڑا؟ سب پر عمل کیا یا سب ہی کو چھوڑ دیا؟ کس کو عمل سے کیا فائدہ ہوا؟ کس کے ترک سے اس کو کیا نقصان ہوا؟ تجزیہ کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ بعض نے تو ان سب پر عمل کیا تو وہ نسیجہ کھلا کہ کمال ولی بن گئے اور بعض نے کچھ پر عمل کیا تو ان کو کچھ نہ کچھ فائدہ تو پہنچا لیکن کمال درجہ کا نہیں جس کا ان کو نقصان یہ ہو سکتا ہے کہ آخرت میں ان کی گرفت ہو جائے۔ اور بعض لوگوں نے تو بالکل ہی تمام چیزوں کو چھوڑا ہوا ہے اب یا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر علی الاعلان اس کا اقرار بھی کرتے ہیں تو ان کے لئے تو ہمیشہ کے لئے جہنم ہی کا فیصلہ ہے اور جو مسلمان تو ہیں مگر ان کو اس بارے میں معلومات نہیں تو ان کو چاہئے کہ بزرگان دین اور علماء حق کی مجالس میں بیٹھیں اپنی اصلاح کروائیں اور ان چیزوں کی معلومات حاصل کریں۔

بعض حضرات نے تو صرف عقائد ہی پر تکیہ کیا اور یہ گمان کیا کہ اسلام کے عقائد پر ایمان لانا ہی نجات کا ذریعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیت کو دیکھتا ہے اور وہ بڑا رحیم و کریم ہے اور بہت معاف کرنے والا ہے تو وہ اپنی رحمت کے سائے میں ہم کو بخش دے گا۔ تو ایسے لوگوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قہار اور جبار بھی ہے اگر اس کا بھی

طرح عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بچے دین اسلام میں وہ آسائیاں پیدا کی ہیں کہ اگر اس دین پر صحیح انداز سے کوئی شخص بھی چلے تو سیدہ حاجت ہی میں پہنچے گا۔ اس کے لئے اس مختصری دنیا کی زندگی میں کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اور اس کے نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات کے موافق گزارنا ہو گا تب جا کے ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی نصیب ہوگی۔

محسن انسانیت ﷺ (جو تمام مخلوق میں بلند و بالا ہے اور خدا تعالیٰ کے بعد جن کا نام گرائی کلمہ طیبہ میں لیا جاتا ہے) کی زندگی اور آپ کے

سید زاہد حسین دارالافتاء ختم نبوت کراچی

بتائے ہوئے طریقہ پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی گزارنا ہمارے اس پیارے نبی ﷺ نے کتنا آسان کر دیا۔ انہوں نے ہمیں وہ اصول بتائے کہ ان پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں ہر طرح کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ پاک نے جتنے احکامات اپنے بندوں کو عطا فرمائے ہیں ان سب کا مقصد یہ ہے کہ انسان اچھی صفات سے مزین اور بری صفات سے پاک ہو جائے اور جو شخص ایک مرتبہ اپنے دل میں یہ پختہ عہد کر لے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرے گا تو یقیناً ”وہ ساری اچھی صفات اس میں پیدا ہونا آسان ہو جائیں گی۔ مومن کی یہ صفات حسنہ جو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے پیدا ہوتی ہیں بے شمار ہیں بزرگوں نے ایک خاص ترتیب سے ان کا احصاء یوں ذکر کیا ہے کہ یہ صفات حسنہ

ہمارے زمانہ میں نئے نئے فتنے اٹھ رہے ہیں ہر طرف فساد اور ہنگامہ برپا ہے اور مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ جس سے ہر شخص پریشان و مضطرب ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ علم دین سے نا آشنائی، بزرگوں اور علماء حق کی مجلسوں سے دور رہنا ہے ان بزرگوں سے اور اللہ والوں سے تعلق ہٹنا کر غیروں کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا اور ان کے طور طریقے اپنانا اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی اور

اس کے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات سے غفلت اور اس تعلیم محمدی کو جدید دور کی تعلیم کے مقابلے میں دنیائوسی سمجھ کر اس کی طرف رغبت کا نہ ہونا ہی گمراہی کی بڑی دلیل ہے۔ اس باتداری اور غفلت کی وجہ سے خود بھی اس علم دین کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جن حضرات علماء کرام اور بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے علوم دینیہ سے بہرہ ور فرمایا ہے یہ دینی معاملات میں بھی ان کی طرف رجوع کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہیں ہر شخص بزم خود جو کچھ اپنی رائے اور خواہشات کی روشنی میں درست سمجھتا ہے اس پر نہ صرف عمل کرتے بلکہ دوسروں کو اس کی تبلیغ کے لئے تیار رہتا ہے۔

چنانچہ اس صورت حال کا نتیجہ شدید گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ مسلمان اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لے اور خدا تعالیٰ کی صحیح ہدایت کرنے والوں سے تعلق جوڑ لے تکبر اور گمراہی کے راستے سے ہٹ کر ذرا سوچے تو خود ہی یہ فیصلہ کر لے گا کہ اپنی زندگی کو صحیح رخ پر کیسے ڈالنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر کس

گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے اس کی وضاحت میں بیان فرمایا کہ:

”خوش اخلاقی کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں تکبر کے بجائے تواضع اور انکساری، جمل کے بجائے سخاوت، بزدلی کے بجائے بہادری، سخت مزاجی کے بجائے رحم دلی، جلد بازی کے بجائے تحمل، زبان درازی کے بجائے خوش کلامی اور فاشی کے بجائے عفت و پاکیزگی پائی جائے۔ اس سے مل کر اس کی باتیں سن کر اور اس کے کردار کو دیکھ کر دوسرے کو انقباض کے بجائے فرحت حاصل ہو۔“

چنانچہ معلوم ہو گیا کہ جس شخص نے جتنے شعبوں پر عمل کیا ہو گا تو اس کا ایمان اتنا ہی پختہ ہوگا اور جس طرف سے کمی ہوگی تو اتنا ہی اس طرف سے بگاڑ پیدا ہوگا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ تمام شعبے انسانی زندگی میں کیونکر پیدا نہیں ہوتے یا ان سے اس کی دوری کا سبب اصلی کیا ہے اور کس طرح مسلمان نادانی میں ان سے دور ہوتا جاتا ہے۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں اپنے اپنے ماحول سے پیدا ہوتی ہیں جیسے ایک حدیث میں حضور علیہ السلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ”الدین یر“ کہ دین بہت آسان ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”

احکام میں ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس کا دھیان رکھے کہ اس کے کسی طریقہ، عمل یا قول سے کسی دوسرے مسلمان کو کسی بھی قسم کی جسمانی یا روحانی تکلیف نہ پہنچے۔ کسی شخص کو تکلیف دہ باتیں کہنا کسی کی غیبت، چغلی یا اس کے خلاف بدگمانی میں مبتلا ہونا اور کسی کے عیوب کی جستجو کرنا یا کسی کی اجازت کے بغیر اس کی خلوت میں غل مل ہونا یہ سب وہ گناہ ہیں جنہیں قرآن کریم نے صریح الفاظ میں ممنوع قرار دیا ہے تو اس شخص نے اس معاشرت والے شعبے کو ترک کیا جس کے نتیجے میں معاشرے میں ان برائیوں نے کتنے خوبصورت اور آسان انداز میں جنم لیا کہ دوسرے لوگ تو کیا خود اس کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس غفلت سے قوم میں کس برائی نے جنم لیا اور مجھے اس سے کیا نقصان پہنچا۔

بعض ایسے نادان ہیں کہ انہوں نے عقائد و عبادات پر تو عمل کیا اور معاملات و معاشرت کی کچھ سمجھ بوجھ حاصل کی اور کچھ تھوڑا بہت عمل بھی کرتے تھے۔ لیکن اخلاقیات جیسے اہم شعبے کی طرف التفات نہ ہو سکا۔ اور علم نہ ہونے کی وجہ سے عمل بھی نہ ہو سکا یا علم تو تھا لیکن عمل کو معیوب جانا۔

حالانکہ حضور علیہ السلام نے اس کی بھی تعلیم خوب اچھے انداز میں دی اور ارشاد فرمایا کہ ”کمل ایمان ان ہی لوگوں کا ہے جو اچھے اخلاق والے ہوں

منحضر رہے تو اعمال کی طرف ہی رغبت ہوگی یونکہ خشیت الہی دل میں ہونے سے ہی انسان دل کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جن حضرات نے قائم ہی پر نگہ کیا۔ ان کی لفظی ان پر واضح ہو جائے گا۔

بعض نے عقائد کے ساتھ عبادات کو بھی ملایا۔ ان یہ فرض عبادات تک ہی محدود رہے اور اپنے بہانہ کو کامل سمجھا۔ چنانچہ اس سے جو نقصانات اسنے آئے وہ یہ کہ آپس کے جھگڑے بد عہدی نو کہ فریب اور دوسرے کا بے جا طریقہ سے حق سب کرنے کی فکر میں ہے ان میں لذت داری، تقویٰ ہو گئی اور وقت کی خیانت اور چوری عام ہو گئی۔ باہر یہ لوگ بہت عبادت گزار اور متقی معلوم ہوتے لیکن حقیقت میں اپنی کم فہمی کی وجہ سے اسلام کے تیسرے شعبے ”معاملات“ سے ناواقف ہیں۔ لاکہ ان تمام کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے جو ان سے معاف کروانے سے ہی معاف ہوتے ہیں۔ اس میں دوسروں سے معافی کی صورت بہت ہی آسان پیش آتی ہے کیونکہ یہ تو اپنے آپ کو عابد و زاہد و متقی گمان کرتے ہیں تو ایسا ناقص ایمان ان کے لئے وبال کا باعث بنتا ہے جس سے خود ان کو اور ان سے دوسروں کو ہمیشہ تکالیف ہی کا سامنا رہتا ہے۔ یونکہ یہ دین کے تیسرے شعبے یعنی معاملات سے ناواقف ہوتے ہیں۔

بعض تعلیم یافتہ حضرات نے عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات کو بھی اپنا لیا اور اس پر غلو ص دل سے ل بھی کیا۔ لیکن یہ نادان چوتھے شعبے یعنی معاشرت کو اپنی عملی زندگی میں نہ لائے حالانکہ رکاز د عالم نے اس کو مومن کی بنیادی سنت قرار دیا ہے۔

اور یوں ارشاد فرمایا۔ ”کہ مسلمان وہ ہے جس کی جان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“

(الحديث)

یعنی وجہ ہے کہ اسلام کے نظام معاشرت کو تمام

صرفہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادر س

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کنڈن اڈ ٹریڈ سرفہ بازار کراچی

فون نمبر: ۷۳۵۸۰۳

محسوس ہیں اور ان کو کس طرح، کب اور کیسے ادا کرنا ہے کچھ خبر نہیں اور نہ ہی اس کے لئے کبھی کوشش کی حالانکہ ذرا سی کوشش سے ان کو معرفت حاصل ہو سکتی تھی جیسے شاعر نے کہا کہ

ذرا ہمت کرے پھر کیا نہیں انسان کے بس میں
یہ ہے کم ہمتی جو ہے ہی معلوم ہوتی ہے
اگر یہ نادان اپنے علوم دنیاوی میں پڑا رہے اور
اسی کو سب کچھ جانے لور یہ کہ یہ بھی مخلوق خدا
کی خدمت ہے حالانکہ اس خدمت کی آڑ میں وہ دنیا
میں ایسا لگا کہ کسی اور چیز کی طرف رغبت ہوتی ہی
نہیں۔

اس کے برعکس باطل مذہب والا فاضل ایک عام
آدی ہوتے ہوئے بھی اپنے باطل دین کی اتنی
معلومات رکھتا ہے کہ میرے عقائد کیا ہیں اور میں
کس طرح مسلمانوں کو کن کن دلائل کا ذریعہ سے گمراہ
کروں یہ منضوب اپنے باطل ہتھکنڈوں، جھوٹے
اخلاق و آداب، اپنے قول و فعل کی طبع سازی سے
اپنی تحریرات باطلہ اور روپے پیسے کے لالچ یا کسی بھی
انداز سے اس نادان کے مزاج کے موافق بن کر پہلے
اس سے دوستی کرتا ہے پھر اس کو اپنا گرویدہ بنا کر
آہستہ آہستہ اس کے دل میں اپنا مقام بناتے ہوئے
اپنے باطل دین کے ذریعے حیرت و شہرت ہوشیاری
کے انداز میں اس نادان پر وار کرتا ہے۔

اگرچہ یہ نادان مسلمان اپنے عقائد کی کچھ شدید
رکھتا ہے لیکن اس میں پختگی نہ ہونے کی وجہ سے
اس کو یہ خبر بھی نہیں ہوتی کہ یہ میرا مشفق دوست و
ہمدرد (مار آستین) ایک خاموش انداز میں اپنے باطل
عقائد سے میرا ذہن بنارہا ہے اور اپنا زہر قاتل میرے
اندر بھی بھر رہا ہے جو مجھے ارتداد کی منزل کی طرف
دھکیل رہا ہے۔ کاش یہ (دنیاوی علوم کا ماہر جو علوم
دینیہ سے نا آشنا ہے) جانتا ہو کہ اور اپنی عقل سلیم
سے کام لیتے ہوئے کچھ نہ کچھ دین کی صحیح معلومات
حاصل کرنا تو کوئی اس کی طرف بڑھنے کی جرات بھی
پائی منہ سپر

راستے پر چلنے کا حکم فرمائیں اور برائی سے روکیں اور
ان تمام تعلیمات کا جو اسلام کے موافق ہیں اور حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے موافق ہیں ان کا حکم
دیں اور خود بھی اس پر صحیح طریقہ سے عمل پیرا ہوں
تو آپ سمجھ لیں کہ یہی صحیح عالم باعمل اور مخلص
ہے۔ اور ان سے مسلسل رابطہ رکھیں۔

اب بھی وقت ہے کہ جلد ایسے ماحول کو تلاش
کریں ”تلاش اگر سچی ہوتی ہے تو خدا بھی مل جاتا
ہے“ اگر اب بھی آپ نے اچھے ماحول کو نہیں اپنایا
تو ضرور کوئی باطل دین والا فاضل اپنے باطل عقائد
سے آپ کو گمراہی کی طرف لے جائے گا کیونکہ آج
کل آپ کو شاید اس بات کا اندازہ نہیں کہ مسلمانوں
کے دشمن ہمارے اندر کس طرح کام کر رہے ہیں۔
ابھی چند روز قبل ایک بہت بڑے بزرگ نے
مسلمانوں کی توجہ دلانے کے لئے اس طرح بیان فرمایا
اور بتایا کہ خدا را اپنی فکر کرو اور اپنے ارد گرد کے
ماحول اور اپنے گھر والوں کا خیال کرو۔ کیونکہ اس
وقت دشمن تمہارے اندر موجود ہے اور وہ پوری
جان توڑ کوشش کر رہا ہے کہ یہ نادان مسلمان اپنے
دین حق سے میری دعوت باطلہ کے ذریعہ ہٹ جائے
اور گمراہ ہو جائے عوام الناس کا معاملہ تو ایک طرف
ہمارے ان مسلمان بھائیوں میں خواص کا یہ حال ہے
کہ دنیاوی علوم میں ماہر ہیں کہ کوئی ڈاکٹر، انجینئر ہے
کوئی ٹی ایچ ڈی ہے، بڑے عہدوں پر فائز، خوب
پڑھے لکھے دنیاوی علوم میں کچھ تجربہ بھی رکھتے ہیں
لیکن دینی علوم سے نا آشنا اور اسلامی تعلیمات سے
بتاواقف ہیں ان کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ ہمارے ذمہ
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے کیا احکامات ہیں اور ہمیں کس طرح اپنی زندگی
سنت کے مطابق گزارنی چاہئے۔ بس اتنا ضرور معلوم
ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن نہ عقائد کی خبر اور نہ
دین کے دوسرے شعبوں سے کوئی واقفیت اور نہ ان
کے بارے میں کوئی معلومات، عمل تو بہت دور کی
بات ہے۔ اور یہ بھی کہ ہمارے ذمہ کس کے

عقرب ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ دین پر چلنا
اتنا دشوار ہو جائے گا جیسے چنگاری کو ہتھیلی پر رکھنا
مقصد یہ ہے کہ چنگاری کو ہتھیلی پر رکھنا کتنا دشوار
ہے؟ پس اس سے بھی زیادہ دشوار دین پر چلنا
ہو جائے گا۔ اب دیکھئے کہ دین تو ہر وقت ایک ہی رہا
ہے پھر ایک وقت میں تو کتنا آسان اور دوسرے وقت
میں کتنا مشکل۔ یہ فرق کس لئے؟ یہ فرق ہے ماحول
کے اچھا اور برا ہونے کا۔

چنانچہ دین آسان تب ہو گا جب دین کا ماحول طے
اور مشکل تب ہو گا جب برائی کا ماحول طے اور یہ اچھا
ماحول اس زمانہ میں صرف اور صرف اللہ والوں کی
مجالس ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں اختلاف کے
بڑھ جانے سے اللہ والوں کی شناخت کیسے ہو کہ سچے
بزرگ اور علماء حق کون ہیں اور کس سے اپنی اصلاح
کروائیں۔ اور کس کو معتد امانیں۔ اس کے لئے
آپ کو نیت خالص کرنے کے ساتھ ساتھ سچی
صداقت بھی کرنی ہوگی اگر واقعی آپ اپنی اصلاح چاہتے
ہیں اور برائی سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ایسے بزرگ
تلاش کریں جن میں یہ تمام صفات حسنہ کلی طور پر
موجود ہوں یا جزوی طور پر تو ہوں اور باقیوں کی وہ بھی
سچی کرتے ہوں اور جن کے عقائد بھی خوب پختہ
ہوں اور وہ عبادات میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش
کرتے ہوں اور ان کے تمام معاملات عوام الناس
سے اچھے ہوں اور جو معاشرت کا خصوصیت سے
خیال رکھتے ہوں اور اپنے اخلاق کو حضور علیہ الصلوٰۃ
السلام کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی سچی صداقت
میں ہمہ وقت لگے رہتے ہوں۔ اور بہت سے سمجھ
دار لوگ اور علم دین کے طالب ان کی مجالس میں
جائیں اور جب واپس آئیں تو ان کو نیکی کی طرف
رغبت ہو تو آپ جب ان سے دریافت کریں تو وہ
آپ کو نیکی کی دعوت دیں اس دعوت سے آپ بھی
اس بزرگ یا عالم حق سے رابطہ کریں اور اپنے
انوال سے ان کو آگاہ کریں تاکہ وہ آپ کو نیکی والے

قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

خان میں مکمل ہڑتال رہی اور ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جھنگ میں جمعیت العلماء اسلام کے زیر اہتمام احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ سارا شہر بند رہا۔ سلاوالی میں مظاہرے ہوئے حتیٰ کہ طالبات نے بھی جلوس نکالا۔ تمام قصبے نے ہڑتال کی۔ خانوال میں نوجوانوں اور طالب علموں نے زبردست مظاہرہ کیا اور ہلاک نمبر میں واقع احمدیہ لائبریری کو آگ لگادی۔ ایک مرزائی عورت نے جھوم پر فائرنگ کی۔ عوام نے پتھر اڑا دیے۔ پولیس نے حالات کو بگڑنے سے بچالیا۔ شہر میں ہڑتال رہی۔ سیکورٹی پولیس کے مسلح دستے گشت کر رہے ہیں۔ کئی ایک نوجوانوں کے علاوہ طالب علم رہنما طارق جلودہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ کمالیہ میں دو میل لمبا جلوس نکالا اور پراسن مظاہروں کے بعد منتشر ہو گیا۔ سلاوال میں بارہ بجے دوپہر سے مکمل ہڑتال ہے۔ تمام تنظیموں کے اجلاس میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے اور سانحہ ربوہ کی تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ چنیوٹ میں زبردست جلوس نکالا گیا۔ شاہ میڈیکوز کے قادیانی عقیدہ مالک کے مکان کی چھت سے جلوس پر شدید خشت باری کی گئی، جس سے جھوم بے قابو ہو گیا اور شہر میں مرزائیوں کی تمام دکانوں کو شاہ میڈیکوز سمیت نذر آتش کر دیا۔ ایک قادیانی عقیدہ دندان ساز کے مکان سے جلوس پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی، جس سے متعدد طلباء زخمی ہو گئے۔ تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ شہر میں مکمل ہڑتال ہے جو کل بھی جاری رہے گی۔ گجرات میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اور مختلف دینی رہنماؤں نے زبردست رد عمل کا اظہار کیا۔ کئی ایک جلوس نکالے گئے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس سلسلے میں مسلمانوں کے مطالبات کو بلا تاخیر منظور کرے۔ ملتان میں انتظامیہ نے کالج کے ہوسٹل بند کرادیے اور طلبہ کو فوری طور پر گھروں میں چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ تمام شہر میں ڈسٹرکٹ پولیس کے ہمراہ سیکورٹی پولیس گشت کر رہی ہے۔ پولیس نے چھ طالب علم

صلو کیا۔ اس کے بعد ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جو حبیب بینک کی بڑی بلڈنگ کے سامنے پراسن طور پر ختم ہو گیا۔ پولیس نے مظاہرہ کرنے کی ہتھ پالیس افراد کو حراست میں لے لیا جن میں زیادہ تر طلبہ ہیں۔ مرزائیوں کی بہت بڑی تعداد بھاگ کر ربوہ چلی گئی ہے۔ ضلع کے تمام بڑے قصبوں مثلاً ”نوبہ نیک سنگھ“ ”گوجرہ کمالیہ“ ”سندری“ ”جزوالہ“ ”چک جھروہ وغیرہ میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ مرزائیوں کی دکانوں کے تجارتی سامان کو نقصان پہنچایا گیا۔ گوجرہ میں چوہان میڈیکل اسٹور، رفیق میڈیکل اسٹور، سکریٹوں کی ایجنسی اور کپڑے کی دوکان کو جلادیا گیا۔ شہر میں دفعہ ۱۳۳ نافذ کی گئی۔ لیکن مظاہرین نے اپنا احتجاج جاری رکھا۔ جناح کالونی لائل پور میں مرزائیوں کی دو کوشیوں کو آگ لگادی گئی۔ پولیس نے اب تک پچاس افراد کو گرفتار کیا ہے۔ اور کئی جگہ اشک اور گیس چھوڑ کر لاشی چارج کر چکی ہے۔ چک جھروہ میں زبردست مظاہرے کئے گئے اس کی نواحی بستیوں میں احتجاج کا زور بندھا رہا اکثر جگہ مرزائیوں کی دکانوں اور مکانوں کا سامان لوٹ کر رکھ کر دیا گیا مقامی مرزائی جماعت کے امیر کا بنزل اسٹور لوٹ کر آگ لگادی گئی۔ یہ آگ اتنی پھیلی کہ لائل پور سے فائر ہائیڈرین نے پہنچ کر قابو پایا لیکن اس وقت تک پورا اسٹور اور دکان جل چکے تھے۔ جھوم کو اس قدر غصہ تھا کہ مرزائیوں کے گھروں اور دکانوں کے دروازے، کھڑکیاں اور چھتیں تک اکھاڑ کر نذر آتش کر دیں۔ علاقہ کے بجلی گھر، کالیں، ڈی او مرزائی تھا۔ اس کے گھر پر حملہ کیا اور سامان نکال کر آگ لگادی۔ جزوالہ میں مکمل ہڑتال کی گئی، مطالبات کا اعادہ کیا گیا۔ رحیم یار

جن۔ پانچ افراد نے سرگودھا میں مظاہرین پر فائرنگ کی۔ انیس سٹی پولیس نے زیر دفعہ ۳۰۷ معہ اسلحہ گرفتار کر لیا۔ تمام شہر میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ راولپنڈی شہر کے تمام بازار اور منڈیاں بند رہیں۔ کل صدر کے دوکاندار بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ شاہراہ پولوی پر قادیانیوں کی نور مسجد اور ان کے دارالاطلاع پر تقریباً ”ڈیڑھ سو لاکھوں“ نے دھاوا بول دیا، اس کے لڑکچہ اور فرنیچر کو آگ لگادی۔ لائل پور میں مکمل ہڑتال رہی۔ ایک زبردست جھوم نے کئی ایک گلیوں میں بٹ کر مرزائیوں کی دوکانوں کا سامان نذر آتش کر دیا۔ تمام کالوں، اسکولوں اور زرعی یونیورسٹی کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ جھوم نے مرزائیوں کی بعض بڑی بڑی دکانوں کو جلادیا۔ اکثر جگہ پولیس سے ٹکراؤ ہوا۔ بعض دکانیں مظاہرین نے لوٹ لیں۔ تمام شہر میں سیکورٹی پولیس اور ڈسٹرکٹ پولیس گشت کرتی رہی۔ مظاہرین اپنے احتجاج و اقدام میں مستعد، مشتعل رہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے عدالتوں کا بائیکاٹ کرنے اور احتجاجی جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔ تمام سیاسی، دینی اور قومی جماعتوں نے مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کئے جانے کا مطالبہ دہرایا اور حکومت پر زور دیا کہ وہ انہیں خراج از اسلام قرار دینے کا دیرینہ مطالبہ فوری طور پر قبول کرے۔ تمام جماعتوں کا ایک مشترکہ اجلاس پکھری بازار کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مفتی زین العابدین، مولانا تاج محمود، مولانا طفیل احمد ضیاء، چوہدری صفدر علی رضوی اور ملک احمد سعید اعوان نے سانحہ ربوہ پر زبردست تقریریں کیں۔ اور مرزائیوں سے متعلق مسلمانوں کے منصفانہ فیصلہ پر

اقبال سے ملاقات کی اور اس سلسلے میں انکوائری کے حدود معلوم کئے اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کی طرف سے تحقیقات میں تعاون کا یقین دلایا۔

یکم جون :- مسٹر جسٹس کے ایم صدیقی نے

۳۱ مئی کو تحقیقات کے دائرہ کار کا اعلان کیا۔

مسٹر حنیف رائے نے ایک بیان میں کہا کہ تحقیقاتی

رپورٹ کی روشنی میں واقعہ ربوہ کے کسی مجرم کو

معاف نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے

ایک بیان میں کہا کہ عوام تحقیقاتی رپورٹ کی

اشاعت کا انتظار کریں۔ چوہدری ظہور الہی نے واقعہ

ربوہ پر قومی اسمبلی میں تحریک التواء پیش کی۔ میاں

طفیل محمد امیر جماعت نے ایک بیان میں کہا کہ

مرزائیوں کو سیاسی جماعت قرار دے کر اس پر پابندی

لگادی جائے۔ کیونکہ ان کی جماعت موجودہ حکومت

اور ملک کی سالمیت کے خلاف سازش کر رہی ہے۔

لاہور کی تمام مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور سانحہ ربوہ کے

ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ پیر

پکاڑا شریف نے لاہور پہنچ کر مسلم لیگ لارڈز سرکل

کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ واقعہ

ربوہ کے نتائج بہت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ پولیس نے

مسٹر جلاوید ہاشمی کو اس "جرم" میں گرفتار کر لیا کہ

انہوں نے مسلمان طلباء میں قادیانی طلباء کے خلاف

اشتعال پیدا کیا اور ان کا سلمان جلوادیا ہے۔ لاکل پور

کے حالات احتجاج کے عروج پر پہنچ گئے۔ تین سو

بچپن اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس کی فائرنگ سے

ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ آنسو گیس کا

گولہ لگنے سے ایک شخص انتقال کر گیا۔ مسلمانوں

نے زبردست احتجاجی جلوس نکالے کئی قادیانیوں کے

مکان، دوکانیں اور پاور ہاؤس وغیرہ جلادی گئیں۔ ایک

احمدی مقبول احمد نے رضا آباد میں ایک شخص غلام

محمد کو گولی چلا کر شہید کر ڈالا۔ اس کی فائرنگ سے ایک

عورت بھی شدید زخمی ہو گئی۔ لوگوں نے اس کے

مکان پر بلر بول کر سلمان جلا ڈالا۔ لاکل پور کی گلشن

پور میں بھی لوگوں نے احتجاج کیا۔

لاہور میں بھی لوگوں نے احتجاج کیا۔

لاہور میں بھی لوگوں نے احتجاج کیا۔

لاہور میں بھی لوگوں نے احتجاج کیا۔

لاہور میں بھی لوگوں نے احتجاج کیا۔

یونیورسٹی نیو کیمپس کے ہوٹلوں میں سے قادیانی طلباء

کو مسلمان طلباء نے نکال کر بھاگایا۔ لاہور کے تجارتی

مرکز میں ہڑتال رہی اور نصف دن کے بعد تمام

مارکیٹیں بند ہو گئیں۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج،

فاطمہ جناح میڈیکل کالج، انجینئرنگ یونیورسٹی اور

دوسرے تمام کالجوں کی اسٹوڈنٹس یونینوں نے ربوہ

کی جارحیت کے خلاف احتجاج کیا اور قادیانیوں کو

مسلمانوں سے الگ کئے جانے کا مطالبہ دہرایا۔ جمعہ

کے روز تمام کالج احتجاجاً بند رہے۔ تمام شہر میں

مرزائیت کے خلاف غم و غصہ کی لہریں دوڑ رہی

تھیں۔ تمام ہوٹل بند کر دیئے گئے۔ قادیانی طلبہ

بھاگ گئے۔ پنجاب یونیورسٹی کو ماتحت کالجوں سمیت

غیر معین عرصے کے لئے بند کر دیا گیا کنگ ایڈورڈ

میڈیکل کالج کے ہوٹل سے قادیانی طلباء کو نکال دیا

اور ان کے بند کمروں سے سلمان اٹھا کر نذر آتش

کر دیا گیا۔ سپر سائنس کالج وحدت روڈ سے بھی

مسلمان طلبہ نے قادیانی طلبہ کو فرار ہونے پر مجبور

کر دیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک

مرزائی کی کار کو نذر آتش کر دیا۔ فائبر گیڈ نے آگ

پر قابو پانا چاہا تو طلبہ نے خشت باری کی ایک کار جل

کر رکھ دی گئی۔ دو گھنٹے تک جی ٹی روڈ پر ٹریفک بند

رہا۔ مسٹر جلاوید ہاشمی سابق صدر پنجاب اسٹوڈنٹس

یونین نے طلبہ کو پر امن رہنے اور احتجاج کو منظم

کرنے کی تلقین کی۔ مسٹر رائے وزیر اعلیٰ پنجاب

نے واقعہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا۔

چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے اس غرض سے مسٹر

جسٹس کے ایم صدیقی کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا ہے۔

راقم نے مقامی علماء کے ساتھ شہر کا دورہ کیا اور

مسلمانوں کے جذبات سے آگاہی حاصل کی۔ تمام

حلقہ خیال پر مشتمل مجلس عمل قائم کرنے کے لئے

مولانا تاج محمود اور مولانا محمد شریف جالندہری کے

مشورے سے ملک کے مختلف اکابر کو تار دیئے۔ راقم

نے بعض قانونی گزارشات کے سلسلے میں جسٹس

کے۔ ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

جسٹس کے ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

جسٹس کے ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

جسٹس کے ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

جسٹس کے ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

جسٹس کے ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

جسٹس کے ایم صدیقی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد

لیڈروں کے علاوہ کئی ایک افراد کو دفعہ ۱۳۳ کی خلاف

ورزی اور ڈیفنس آف پاکستان روٹز کے تحت گرفتار

کیا ہے۔ شہر میں ایک بجے دن سے مکمل ہڑتال

ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے ربوہ کو مکمل شہر

قرار دینے اور سانحہ ربوہ کے حقیقی مجرموں پر مقدمے

قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان نے

سانحہ ربوہ کے پیش نظر حکومت سے مطالبہ کیا کہ

مرزائیوں فوراً اقلیت قرار دیا جائے۔ انہیں کلیدی

آسامیوں سے سبکدوش کر دیا جائے اور ربوہ اسٹیشن

کے سانحہ کی تحقیقات اعلیٰ سطح پر ہو۔ مجرموں کو

عبرت ناک سزا دی جائے۔ اس بحث میں چودہ ارکان

نے حصہ لیا۔ علامہ رحمت اللہ ارشد اپوزیشن لیڈر

نے نہایت شاندار الفاظ میں مرزائیت کا تجزیہ کیا۔

سید تابش الوری نے معرکہ آرا تقریر کی۔ ملک

خدا داد بندیاں نے پر جوش خیالات کا اظہار کیا۔ حاجی

محمد سیف اللہ نے مسلمانوں کے جذبات کی نمائندگی

کی مقدمہ زائدہ حسن محمود نے بھی تائیدی تقریر کی۔

حافظ علی اسد اللہ نے اقرار کیا کہ مرزائی پاکستان میں

عجمی اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ میاں خورشید

انور، چوہدری امان اللہ، خان زاہد خان محمد وغیرہم

نے اپوزیشن کے دوسرے لیڈروں کی ہم نوائی میں

تحریک ہائے التوا کی تائید کی۔ لیکن اسپیکر نے یہ کہہ

کر اجازت نہ دی کہ مسئلہ عدالت میں پیش کر دیا گیا

ہے۔ اس پر حزب اختلاف کے ارکان نے کھڑے

ہو کر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ آج پھر

قادیانیت کے مسئلے کو ایک تحریک کی شکل دینے کے

لئے دفتر چٹان لاہور میں مقامی علماء و زعماء کا ایک اہم

اجلاس ہوا جس میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے

بھی شریک ہوئے۔ اس میں اجلاس کو ایک وسیع

شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ گورنمنٹ کالج اسلام آباد

اور ایم اے او کالج کے طلبہ نے احتجاجی مظاہرے

کئے۔ دفعہ ۱۳۳ کی خلاف ورزی کرنا چاہی۔ تو پولیس

والوں نے آنسو گیس چھوڑ کر انہیں منتشر کر دیا۔

نے وہیں نماز جمعہ ادا کی۔ تحریک طلباء اسلام کے مرکزی صدر ملک رب نواز نے دو گھنٹے تک تقریر کی اس کے بعد ستر ہزار افراد پر مشتمل جلوس نکالا گیا۔ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی جھنگ نے پریس کانفرنس میں اکتشاف کیا کہ ریلوے لالیاں اور نشتر آباد کے اسٹیشن ماسٹروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حافظ آباد میں زبردست احتجاجی اجتماع ہوا اور ملحقہ قصابات میں عظیم مظاہرے کئے گئے۔ اکثر جگہ مرزائیوں کی مختلف دکانوں کو جلایا گیا۔ سیالکوٹ میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ ظہور الحق سینٹر کو بعض افراد نے چاقوؤں سے زخمی کرنا چاہا۔ اس کے دفتر کو آگ لگادی۔ حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے مابین ٹریفک معطل ہو گیا۔ عوام نے احمدی مسجد گوجرانوالہ کا محاصرہ توڑنے سے انکار کر دیا کہ اس مسجد سے مرزائیوں نے مسلمانوں کے جلوس پر پتھراؤ کیا تھا۔ تمام مساجد سے احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ کم جون کو مکمل ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ رات گئے گوجرانوالہ کے حالات بے قابو ہو گئے۔ مرزائیوں کی آٹھ دوکانیں اور پانچ مکان جلادیئے گئے۔ اس خرابی کا باعث خود قادیانی تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے پرامن جلوس پر پتھراؤ کر کے ابتداء کی۔ گوجرانوالہ کے حالات قابو سے باہر ہو گئے۔

○

مجمیٹ نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ عوام مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے شانی روڈ کے ایک قادیانی ہوٹل اور بجلی کی ایک دوکان پر فحشت باری کی۔ پولیس نے آنسو گیس چھوڑی۔ جہوم نے پان کی ایک دوکان کو آگ لگادی۔ پولیس نے جامع مسجد غلہ منڈی میں بھی گیس کے گولے چھوڑے۔ چند مظاہرین گرفتار کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ ہار ایسوسی ایشن نے واقعہ ریلوہ پر شدید احتجاج کیا۔ بھکر میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ علاقے میں دفعہ ۱۴۳ لگادی گئی۔ گورنمنٹ کالج کے طلباء نے ایک پرامن جلوس نکالا۔ ایک زبردست جلسہ عام کیا گیا۔ چشتیاں میں طلبہ نے جلوس نکالا۔ انتظامیہ نے روکنا چاہا نتیجہ پولیس اور طلباء میں بمبھڑ ہوئی۔ جو نصف گھنٹہ جاری رہی۔ آٹھ طلباء گرفتار کئے گئے اس پر باقی طلباء نے مورچہ لگادیا تو انہیں فوراً رہا کر دیا گیا مرزا غلام احمد کا پتا چلایا گیا۔ شہر میں اگلے روز مکمل ہڑتال کی۔ عارف والا میں زبردست جلوس نکالا۔ ایک قادیانی ڈاکٹر خالد ہاشمی کی دکان پر بم بول دیا اور فرنچیز وغیرہ کو آگ لگادی۔ اگلے روز پھر جلوس نکالنے کا اعلان کیا گیا۔ پسرور میں مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ خانیوال میں احتجاج جاری ہے۔ ساہیوال میں نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ ٹانو ہال میں جلسہ ہوا۔ لوگوں نے اپنے مطالبات کا اعادہ کیا۔ چنیوٹ کی احمدیہ مسجد پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ اس کاہم مسجد ختم نبوت رکھا۔ تمام شہریوں

کالونی میں سفینہ پر ٹنگ ملز کے قادیانی العقیدہ مالکان کی خوبصورت کونٹری کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ان کی کار کے علاوہ دوسرا مسلمان بھی چمک گیا۔ ایک اور قادیانی ظہور احمد کی کونٹری جلادی گئی۔ اس کی کار کے علاوہ ہزاروں روپے کا سامان نذر آتش کیا گیا۔ اس نے مسلمانوں پر گولیاں برسائیں تھیں۔ غلام محمد آباد میں مرزائیوں کے متعدد مکان جلادیئے گئے۔ اور ان کا مسلمان آگ میں جھونک دیا گیا۔ تمام دن مرزائیوں کے مکانوں اور دکانوں کو لوگوں نے ان کی فائرنگ کے جواب میں ایندھن کی طرح پھونکا۔ ڈسٹرکٹ ہار ایسوسی ایشن نے مرزائیت کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا۔ زرعی یونیورسٹی کے طلباء نے بھی مظاہرہ کرنا چاہا، لیکن پولیس نے لاشی چارج کر کے جلوس کو منتشر کر دیا۔ عوام کے احتجاج و اضطراب اور غم و غصہ کا دریا ٹھاٹھیں مارتا رہا۔ ان میں زیادہ اشتعال اس سے پھیلا کہ مرزائیوں کے ہر گھر میں اسلحہ تھا اور وہ بے خوف ہو کر مسلمانوں پر فائرنگ کرتے تھے۔ شہر بے قابو ہو گیا تو وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رائے نے آئی۔ جی پولیس کو حکم دیا کہ وہ لاکل پور کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ بہاولپور میں مکمل ہڑتال رہی۔ زبردست احتجاج کیا گیا۔ ایک قادیانی العقیدہ شخص کے پٹرولیم سروس پر مشتمل جہوم نے پتھراؤ کر کے مظاہرہ کیا۔ مسٹر فرید پرانیہ صدر پنجاب یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین نے سرگودھا میں حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ ریلوہ کو کھلا شہر قرار دے اور مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کر دے! ورنہ طلباء تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال رہی۔ گجرات میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ وزیر آباد میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ میانوالی میں طلباء نے ہڑتال کی اور جلوس نکالا۔ شہر میں کشیدگی بڑھ گئی۔ پولیس گشت کر رہی ہے۔ تمام ضلع کی تحصیلوں سے مرزائی دم دبا کر بھاگ رہے ہیں۔ رحیم یار خاں میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ ڈسٹرکٹ

عبدالحق گل محمد اینڈ سز

گولڈ اینڈ سولور جنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ

میٹھا در کراچی فون - ۷۵۵۵۲۰ -

کے لئے محبت کرو اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دشمنی رکھو اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے استعمال کرو، حضرت معاذؓ نے عرض کیا اس کے بعد کیا کروں آپ نے ارشاد فرمایا دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حافظ سعید احمد اسعد

حضرت معاذؓ کو

آنحضرت ﷺ کی نصیحتیں

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ مجھے دس باتوں کی نصیحت فرمائی۔

۱۔ اللہ کے ساتھ کس کو شریک نہ کرو اگرچہ تم کو قتل کر دیا جائے۔

۲۔ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔ اگرچہ وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کے نکل جاؤ۔

۳۔ کبھی ایک فرض نماز بھی قصداً نہ چھوڑو کیونکہ جس نے ایک فرض نماز قصداً چھوڑ دی اس کے لیے اللہ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔

۴۔ ہرگز کبھی شراب نہ پیو کیونکہ شراب نوشی سارے فواحش کی جڑ اور بنیاد ہے (اسی لیے اس کو ام النجاست کہا گیا ہے)

۵۔ ہر گناہ سے بچو کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قصہ نازل ہوتا ہے۔

۶۔ جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اگرچہ کشتوں کے پٹے لگ رہے ہوں۔

۷۔ اور جب تم کسی جگہ لوگوں کے ساتھ رہے ہو اور وہاں کسی دہائی مرض کی وجہ سے موت کا بازار گرم ہو جائے تو تم وہیں بیٹے رہو (جان بچانے کے خیال سے وہاں سے مت بھاگو)

۸۔ اور اپنے اہل و عیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو (نہ بخل سے کام لو کہ پیسہ پاس ہوتے ہوئے ان کو تکلیف ہو اور نہ خرچ کرنے میں اپنی حیثیت سے آگے بڑھو)

۹۔ اور اوب دینے کے لیے ان پر (حسب

سے ایک جلیل القدر شخصیت حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ کی ہے حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت سے علوم نبوت کے ماہر اور مسائل شرعیہ سے خوب واقف تھے قرآن کریم کے حافظ اور محبوب بارگاہ رسالت تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہو کر میدان جہاد میں حصہ لیا۔ حضرت معاذؓ کو جب حضور ﷺ نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یمن والوں کو لکھا میں نے تمہارے لئے اپنا بہترین آدمی بھیجا ہے۔ حضرت معاذؓ جانے لگے تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں بطور خاص نصیحت فرمائی کہ اخلاص کا خاص خیال رکھنا، کیونکہ اخلاص کے ساتھ کیا ہوا معمولی عمل بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مقدس میں ہی انہیں قوم کا امام بنادیا تھا اور ان کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معاذ قیامت کے دن تمام علماء سے آگے ہونگے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کی طرح حدیث بیان فرماتے ہوئے حضور ﷺ کو ”میرے خلیل“ کہہ کر خطاب کرتے حضور ﷺ بھی ان کو اپنا خاص رفیق و مددگار جانتے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث میں سے چند یہ ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا ”یا رسول اللہ“ ایمان کا سب سے افضل رکن کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم صرف اللہ ہی

حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہ کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔ صحابہ کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کو سرکار دو عالم فخرِ رسل، سید البشر ﷺ کی رفاقت و صحبت نصیب ہوئی اس رفاقت اور صحبت کی بدولت یہ حضرات انبیاء کرام علیم السلام کے سوا ساری مخلوق سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ صحابہ کرام کی جماعت ہی وہ مقدس گروہ ہے جن کے ذریعہ دین محمد ﷺ بعد کی امت تک پہنچا حضرت نبی کریم ﷺ دین اسلام قرآن کریم اور احکامات الہیہ انہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سپرد کر کے دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ان حضرات کے فضائل، مناقب قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بکثرت موجود ہیں انہی کے زمانے کو خیر القرون کا زمانہ اور انہی کے راستے کو صراطِ مستقیم فرمایا گیا ہے ان کی خوش بختی تھی کہ ان کے درمیان بذات خود امام الانبیاء ﷺ موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی گواہی خود دی اور انہیں کے ایمان کو معیار حق قرار دیا فرمایا آمَنُوا کَمَا آمَنَ النَّاسُ۔ ایمان کی دولت ان کے نزدیک دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز تھی اللہ تعالیٰ نے کفر، نفاق اور گناہوں کی نفرت ان کے دل میں پیدا فرمادی تھی اور اللہ کے فضل و انعام کی ان پر خاص بارش تھی۔

انہی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم میں

ضرورت و موقع) سختی بھی کیا کرو۔

ہاں اور ان کو اللہ سے ڈرایا بھی کرو۔

(معارف الہدیت)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور امیر وقت کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حاکم غلام و حبشی کیوں نہ ہوں تم میں جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا عنقریب وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا پس ایسے وقت تم لوگ میرے رشد و ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑنا اور ان کے طریقہ کو خوب مضبوط بلکہ دانتوں سے پکڑنا بدعات سے بچتے رہنا کیونکہ ہر جدید امر دین میں کم یا زیادہ کرنا جس کی کوئی سند شرعی نہ ہو) بدعت دین ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(مشکوٰۃ معارف الہدیت)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جس کی وجہ سے میں سیدہ جنت میں پہنچ جاؤں اور دوزخ سے دور کر دیا جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے لیکن (بڑی اور بھاری ہونے کے باوجود) وہ اس بندے کے لیے آسان ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کر دے (اور توفیق دے) لو سنو!

سب سے مقدم بات تو یہ ہے کہ دین کے ان بنیادی مطالبوں کو فکر اور اہتمام سے ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اچھے طریقے اور دل کی توجہ کے ساتھ نماز ادا کیا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھا کرو اور بیت اللہ کاج کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے بھی

بتا دوں؟ (گویا جو کچھ آپ نے بتلایا یہ تو اسلام کے ارکان اور فرائض تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تم چاہو تو تمہیں خیر کے اور دروازے بتاؤں غالباً اس سے آپ ﷺ کی مراد نفل عبادات تھیں چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طلب دیکھ کر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا روزہ (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے بچانے والی) سپر اور ڈھال ہے اور صدقہ گنہ کو (اور گنہ سے پیدا ہونے والی آگ یعنی دوزخ کی آگ کو) اس طرح بجھارتا ہے۔ جس طرح پانی آگ کو بجھارتا ہے اور رات کے درمیانی حصے کی نماز (یعنی تہجد کی نماز کا بھی یہی حال ہے اور ابواب خیر میں اس کا خاص الخاص مقام ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے (تہجد اور صدقہ کی فضیلت کے سلسلہ میں) سورۃ سجدہ کی یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ۔ شب کو ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں (نماز یا دیگر اذکار کے لیے) اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو (ثواب کی) امید اور (عذاب کے) خوف سے پکارتے ہیں۔ اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی کو خبر نہیں کہ کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے

اعمال (نیک) کا صلہ ملا ہے۔

(السجدۃ آیت نمبر ۱۶-۱۷)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں معاملہ کا (یعنی دین کا) سر اور اس کا عمود یعنی ستون اور اس کی بلند چوٹی بتا دوں؟ (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا حضرت! ضرور بتاؤں آپ نے فرمایا دین کا سر اسلام (یعنی ایمان) ہے۔ اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند چوٹی جہاد ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز بھی بتا دوں جس پر گویا ان سب کا دار و مدار ہے اور جس کے بغیر یہ سب بچ اور بے وزن ہیں۔ معاذ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت وہ چیز بھی ضرور بتا دیجئے پس آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس کو رو کو یعنی اپنی زبان قابو میں رکھو۔ یہ چلنے میں بیباک اور بے احتیاط نہ ہو؟ معاذ کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضرت ہم جو باتیں کرتے ہیں۔ کیا ان پر بھی ہم سے مواخذہ ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا ابے معاذ تجھے تیری ماں نہ جنتی (عملی مخلوق کے مطابق یہاں یہ پیار کا کلمہ ہے) آدمیوں کو دوزخ میں ان کے منہ کے بل یا فرمایا کہ ان کی ٹانگوں کے بل (زیادہ تر) ان کی زبانوں کی بیباکانہ باتیں ہی ڈلوائیں گی۔ (معارف الہدیت)

○

دلقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دیکر ستاروں سے

آسمانوں کی زینت ستارے
نہواتین کی زینت زیورات

سناراجیونرز

صرانہ بازار میٹھاد کرچی نمبر ۲

فون نمبر : ۷۳۵۰۸۰

ایسا ہی کہہ کر کہہ گیا کہ میری اس طرح کی زندگی تو میری ہی ہے۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اگر کوئی کہے کہ میں نے اس کو سزا دینی ہے تو میں نے اس کو سزا دینی ہے۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اگر کوئی کہے کہ میں نے اس کو سزا دینی ہے تو میں نے اس کو سزا دینی ہے۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اگر کوئی کہے کہ میں نے اس کو سزا دینی ہے تو میں نے اس کو سزا دینی ہے۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور

Ref. No. 12

Zamimah Anjam-e-Atham, p.54.

۲۲۸

ان کے علاوہ اس عقیدے کے تحت وہ اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک سے
 بدتر ٹھہراؤں گا۔ اسے انتہائی انسان کا اعتبار نہیں ہے۔ کسی شے کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور

اس میں میری اس وقت سے شروع ہو کر اس کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور
 اس شوق کی طرف سے اس کا قتل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معاف نہیں ہو سکتا۔ اور

۵۲

Ref. No. 13

Zamimah Braheen-e-Ahmadi, Part 5, pp.92-93.
Roohani Khazain, Vol. 21, p.253.

میں نے فراموش نہیں کیا کہ یہ دعویٰ پورا کیا ہو گا اگر تم چاہتے ہو تو تاریخ عذاب بناؤ۔ ان کو کہہ دو
 مجھے کوئی تاریخ معلوم نہیں ہے۔ میں تو تم کو بتا رہا ہوں۔ اور پھر کہہ دو
 نے فراموش عذاب کی تاریخ تو مجھے تو ان کو یہ جواب دے دو۔ ان کو کہہ دو
 میں ان کو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کہ عذاب قریب ہے یا دور ہے۔ اب نے سننے والی
 یاد رکھو کہ یہ بات سچ ہے اور اس کے سامنے کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ خدا کا
 کہہ دو کہ میں نے فراموش نہیں کیا کہ یہ دعویٰ پورا کیا ہو گا اگر تم چاہتے ہو تو تاریخ عذاب بناؤ۔ ان کو کہہ دو
 مجھے کوئی تاریخ معلوم نہیں ہے۔ میں تو تم کو بتا رہا ہوں۔ اور پھر کہہ دو
 نے فراموش عذاب کی تاریخ تو مجھے تو ان کو یہ جواب دے دو۔ ان کو کہہ دو
 میں ان کو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کہ عذاب قریب ہے یا دور ہے۔ اب نے سننے والی
 یاد رکھو کہ یہ بات سچ ہے اور اس کے سامنے کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ خدا کا

ہوئی۔ اس لئے عذاب میں ہم کچھ جگہ ہیں اس امر کا دعویٰ کرنا بھی کا حق ہے کہ وہ پیشگوئی
 جس کو وہ بیان کرتا ہے خالق عبادت ہے یا انسانی علم سے وراہ الوداہ ہے۔ اگر عذاب
 میں ہر صدی میں بھی ایسا زلزلہ آجایا کرتا جیسا کہ ہر پیرل ششہ کو آیا تو اس صورت
 میں بھی یہ پیشگوئی کچھ بھی چیز نہ ہوتی۔ کیونکہ تمام لوگ اس بات کے کہنے کا حق رکھتے
 تھے کہ ہمیشہ عذاب میں ایسے زلزلے آتے ہیں یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ لیکن جبکہ
 گذشتہ زلزلہ اس خالق عبادت طوع سے ظاہر ہوا جس خالق عبادت طوع سے پیشگوئی نے
 بیان کیا تھا تو پھر سب اعتراضات منقول ہو گئے۔ ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشگوئی
 کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اسکا
 ظہور نہ ہوا تو اس خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں مجھے خدا تعالیٰ کی خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جیسا کہ
 تمام اس نے زلزلہ دکھا ہے نوٹ قیامت ہو گا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہو گا۔
 اس میں کچھ شک نہیں کہ اس آئندہ کی پیشگوئی میں بھی یہی پیشگوئی کی طرح بار بار زلزلہ
 کا لفظ آیا ہے اور کوئی لفظ نہیں آیا۔ اور ظاہری معنوں کا یہ نسبت کوئی معنوں کے
 زیادہ حق ہے۔ لیکن جیسا کہ تمام انبیاء و اہل نبوت اور اہل وصیت علم باری
 محفوظ رکھتے رہے ہیں اس آیت کے لحاظ سے اور سنت اللہ کو مد نظر رکھ کر یہ

Ref. No. 14

Majma-e-Ishtiharat, Vol. 3, pp.541-542.

۵۴۱

میری کچھ شے نہیں آتا کہ کسی قسم کی بدعتی ہے جو مختلف لوگ کہتے ہیں وہ کہتے
 ہیں کہ میں اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈال رہا ہوں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے
 میں نہیں سمجھ سکتا کہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھے علم جیسا کہ میری کجیارت کا کوئی دعویٰ ہے۔ صرف یہ دعوے
 ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھا پاتا ہوں۔ مگر اس دعویٰ کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور
 اسی بنا پر مجھے کا فر اور جہاں کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کہہ رہے ہیں۔ ان لوگوں
 نے ہزار اشتہار میری نسبت شائع کئے ہیں کہ اس دعویٰ میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر
 سنتوں اور گائیڈوں سے بھرپور میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کہہ
 کم دس کو بچے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میری پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے
 ہوں۔ جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا سنے ہیں۔ اگر مجھے ہنگام خدا
 کی کجی ہمدردی مجھ پر نہ کرتی تو میں ایک رات بھی شائع نہ کرتا۔ مگر یہی پیشگوئی کا بڑے ذہنیت
 طور سے پورا ہونا اور ہزار اچانکوں کا نقصان ہونا مجھے کچھ بھی اس طرف دیا کہ میں دوسری پیشگوئی
 کے شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کجیارت شائع کروں۔ بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ
 تو جھوٹا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کہہ لو کہ میری
 پر کار بند جیسا کہ اشتہار میں ہے اور وہی اصطلاح کہ میں اور ان کی جانیں کا جیسا کہ تو میری جان کیا
 جان لوں گا۔ میں جگہ جگہ کہہ رہا ہوں کہ اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہو گا کہ میری
 پیشگوئی کی کجی اس طرح تکذیب کی جاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئی کسی کے واسطے تشویش کا سبب نہیں ہیں۔
 اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ اس پر ہنسنے لگتے ہیں۔ چنانچہ ایک تہ اشتہار کی کہ میری کجی
 بدعتوں کے نقل کر کے دکھاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر میری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

Continued

کو فرشتہ چڑھا یا۔ تب بھی بندہ آپ کے جلوہ تھا اور اس شمع کی سیڑھی بھی خضر کی تھی۔ جس کے دوسرے نعرہ آپ نے قبل از دو پہر نکل فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی اور اسی صمت و صیبت نازل ہوئی کہ جس کی خلقی بہت خصلت ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے میری محبت کو کوئی نہیں جانتا سکتا۔

حضرت امیر اصحاب جس حالت کو بہا پر تھے اس حالت کو میں اپنے تمام بہا کو بھانپتا تھا۔ جب آپ کو بہت محبت ہوئی تو مجھے بگا بگا ہوا جیسے حضرت امیر اصحاب کے اس پہنچنے آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میرا صاب ملے دانی بھینے ہو گیا ہے اس کے بدلے میں کوئی ایسی صفت بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے مقدس بے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

امیر اصحاب مدظلہ العالی صاحب کے خیرینا صاب قادیان کے نور و نور ملک خدیجہ جات ناصر

ملک خدیجہ جات ناصر

امیر اصحاب کا گم سے ایک مسکن نے لکھا ہے کہ یہاں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت

Ref. No. 10

Jang-e-Muqaddas, pp.210-211; Roohani Khazain, Vol. 6, pp.292-293.

۵ جون ۱۴۱۷ھ

۲۹۲

امیر اصحاب مدظلہ العالی

جو فریق عداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنارہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہر اور سچے خدا کو مانتا ہے اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوچا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

اسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو اللہ تعالیٰ کے ارادے کے بغیر پیشینگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور فرماتی تو ہمارے یہ پندہ وہی ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود بھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جرات کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا سے لیکن آپ میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو آؤ لوگ بھی کوٹے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھل کر اس نشان کیلئے تھا۔ میں اسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

۲۱۰

۲۹۳

امیر اصحاب مدظلہ العالی

کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نہ تھی تو فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندہ وہاں کے عصر میں آج کی تاریخ سے جسزائے موت اور یہ میں نے پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں جھوٹ کو ذلیل کیا جاوے۔ نو سپاہ کیا جاسے۔ میرے گلے میں داتر

ژالہ یا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاسے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹھیں گی۔

اب اپنی صاحب پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے خفا کے مافیہ کالی پیشینگوئی اور خدا کی پیشینگوئی ٹھہرے گی یا نہیں ٹھہرے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے بارے میں جنکو اندرون بائبل میں وجہی کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں حکم دہاں ہو جائیگا یا نہیں ہو جائیگا۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھا سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہونے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں۔ تو انسان کو خدمت بناؤ۔ تو ریت کو پڑھو کہ اس کی اول اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دنیا کیس طرف جھک گئی۔ اب میں آپ کے رخصت ہوتا ہوں اس سے زیادہ نہ کہو گا۔ والسلام علی من اتبع الهدی +

دستخط بحروف انگریزی
غلام قادر فصیح پریڈنٹ از جانب
اہل اسلام

دستخط بحروف انگریزی
ہنری مارٹن کلارک پریڈنٹ از جانب
عیسائی صاحبان

تمام شد

۲۱۱

Ref. No. 11

Anjam-e-Atham (Hashiah), p.31.

۲۱

مگر اب بھی عیسائی لاشائیں تو بہت تھیں کہ ان لوگوں کے ہندو سرگودھ سالہ کے طور پر میدان میں آگئے خدا کے انصاف سے توئی سے نہیں۔ جھوٹے پتھر تھیں کسی فرقے کے لعنت کرنا کسی مذہب میں؟ مہاترے نے نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ ہندوؤں میں۔ یہاں دھرم ہے کہ پادری واپس برکت مند بدلنے سے کہ ہر مصر پہلے چنانچہ عیسائیوں کے ساتھ قادیان میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آخر نہیں پڑیں گے کہا کہ میں نے وہی پیشینگوئی سے لے کر پیشینگوئی کی شرط سے قائم اٹھایا۔ اور خود اقرار کیا کہ میں اٹھارہ اور ان حملوں کا ثبوت خود سے سکا تو دوسرے کی وجہ سے ہوائی حادثے نے کہا کہ لعنت خدا کی انکا زمین۔ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو میں نے کہا کہ یہ جھوٹوں پر لعنت دار ہوگی۔ اگر آخر میں جیو ہے یا میں تو خدا اس کا فیصلہ کر دے گا چنانچہ تھوٹے سے جھوٹے جھوٹے لعنت کا اثر تھوٹے دار ہو گیا۔

مگر اب بھی عیسائی لاشائیں تو بہت تھیں کہ ان لوگوں کے ہندو سرگودھ سالہ کے طور پر میدان میں آگئے خدا کے انصاف سے توئی سے نہیں۔ جھوٹے پتھر تھیں کسی فرقے کے لعنت کرنا کسی مذہب میں؟ مہاترے نے نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ ہندوؤں میں۔ یہاں دھرم ہے کہ پادری واپس برکت مند بدلنے سے کہ ہر مصر پہلے چنانچہ عیسائیوں کے ساتھ قادیان میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آخر نہیں پڑیں گے کہا کہ میں نے وہی پیشینگوئی سے لے کر پیشینگوئی کی شرط سے قائم اٹھایا۔ اور خود اقرار کیا کہ میں اٹھارہ اور ان حملوں کا ثبوت خود سے سکا تو دوسرے کی وجہ سے ہوائی حادثے نے کہا کہ لعنت خدا کی انکا زمین۔ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو میں نے کہا کہ یہ جھوٹوں پر لعنت دار ہوگی۔ اگر آخر میں جیو ہے یا میں تو خدا اس کا فیصلہ کر دے گا چنانچہ تھوٹے سے جھوٹے جھوٹے لعنت کا اثر تھوٹے دار ہو گیا۔

VERDICT ON QADIANIS

A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG
MEN OF TODAY)

By:

MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated By

K.M. SALIM

Edited By

DR. SHAHIRUDDIN ALVI

بعض اعتراضوں کے جواب

۳۲۶

حقیقۃ الہی

۱۳۰ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کیلئے بلایا تھا اور کہا تھا کہ جو تعلیم و پید کی طرف مہسوب کی جاتی ہے صحیح نہیں ہے اور جو تکذیب قرآن شریف کی آریہ صاحبان کرتے ہیں اُس تکذیب میں وہ کاذب ہیں۔ اگر انکو دعویٰ ہے کہ وہ تعلیم جو پید کی طرف مہسوب کی جاتی ہے سچی ہے اور یا انہوہ باشند قرآن شریف منجانب اللہ نہیں تو وہ مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ اور لکھا گیا تھا کہ سب پہلے مباہلہ کیلئے لاہور آئیں اور صاحب ہیں جن کو مقام ہوشیار پور بھگت ہوئی تھی۔ پھر بعد اس کے ہمارے مخاطب لالہ جیو ننداس سکریٹری آریہ سماج لاہور میں اور پھر کوئی اور دو سکریٹری صاحب آریوں میں سے جو معزز اور ذی علم تسلیم کئے گئے ہوں مخاطب کئے جاتے ہیں۔

میری اس تحریر پر پرنٹڈ لیکچر ام نے اپنی کتاب خط احمدیہ میں ۱۸۸۸ء میں اُس نے شائع کی تھی جیسا کہ اس کتاب کے اخیر میں یہ تاریخ درج ہو میرے ساتھ مباہلہ کیا چنانچہ وہ مباہلہ کیلئے اپنی کتاب خط احمدیہ کے صفحہ ۳۴ میں بطور تہدید عبارت لکھا ہے:۔ چونکہ ہمارے مکرم و معظّم ماسٹر مرلی دھر صاحب دفتشی جیوں دہا صاحب پر سب کثرت کام سرکاری کے عہدیم الغرضت میں بنا برائ اپنے اوتشاہ اور اُن کے ارشاد سے اس خدمت کو بھی نیاز مند نے اپنے ذمہ لیا۔ پس کسی دانا کے اس مقولہ پر کرد و نگورا تا بد وازہ باید رسانید علی کر کے میرزا صاحب کی اس آخری التماس کو بھی اپنے مباہلہ کو

۱۳۰ ظاہر ہے کہ مباہلہ کی وہ چار سطر کے لئے کسی فرمت کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کا غلطہ تو صرف یہ فقرہ ہے کہ اپنا اند فرنی نامی کا نام لیکر خدا شالی سے یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم میں سے جوڑا ہے وہ ہلاک ہو۔ پس کیا ماسٹر مرلی دھر اور دفتشی جیوں داسی کو اتنی کم فرصتی تھی کہ یہ دو سطر بھی نہیں لکھ سکے تھے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ دونوں بچ کے مقام پر ڈر گئے اور لیکچر ام اپنی بد قسمتی سے شروع دیا اور انہ عادی تھا اُس نے اپنی نظری شوشی سے لڑنے کی بجائے اپنے ذمہ لے لی آخر مباہلہ کے بعد ۹ مارچ ۱۹۱۸ء بروز شنبہ اس دنیا سے گھرے کو گیا۔ آمین

حقیقۃ الہی

۳۲۲

بعض اعتراضوں کے جواب

۱۳۰ آسمان پر عرش پر نہیں بلکہ مہرب بیابا ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ وہ یہی سب سے کامل اور مقدس زبان کے فہم ہیں۔ آریہ دوت سے ہی تمام دنیا نے فہمیت سیکھی۔ آریہ لوگ ہی سب کے استاد اول ہیں۔ آریہ دوت کے باہر جو بقول مسلمانوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار بیخبرہ ۹ ہزار سال سے آئے ہیں اور تورتیت۔ ذبور۔ انجیل۔ قرآن وغیرہ کتب لائے ہیں میں نے ان سے ان پسندوں کو مطالعہ کرنے سے اور سمجھنے سے..... ان کی تمام مذہبی چاریتوں کو بنا دئی اور جعلی اصل الہام کے بد نام کرنیوالی تحریریں خیال کرنا ہوں..... ان کی سمائی کی دلیل سوائے طبع یا نادانی یا تنہا کے اُنکے پاس کوئی نہیں..... اور جس طرح میں اور اسی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں ایسا ہی قرآن و ما کے اصولوں اور تعلیموں کو جو دیکے مخالف ہیں ان کو غلط اور مجبوراً ناجائز ہوں (لعنة الله على الكاذبين) لیکن میرا دوسرا فرق مرزا غلام احمد کو وہ

قادیاں سے اک بڑا فتنہ اٹھا
سرپرستی اس کی انگریزوں نے کی
میرزا کو دے کے جاگیریں کئی
پھر جمورے نے دکھلایا اپنا کھیل
گاہ اپنے کو بنادیتا نبی
گاہ بن جاتا خدا کا نور چشم
ابن مریم گاہ بن جاتا لعین
رنگ گرگٹ کی طرح جاتا بدل
قبر عیسیٰ دی بنا کشمیر میں
کردیا منسوخ امت سے جہاد
موت کی ساعت جب آپہنچی قیوب
کس قدر کہیں اس نے یادہ گویاں
ابن مریم آسمان پر ہیں حیات
ان کا ہوگا حشر سے پہلے نزول
حق کی جانب سے نبی بھیجے گئے
اب جو بنتے اور بتاتے ہیں نبی
جن کے سر ہوں اور نہ پاؤں احمق
جو پھنسا چھوڑیں تمہیں خود جال میں
آپھنسنے تم قہر کے گرداب میں
اب بجز خفت کوئی چارہ نہیں
رہ گیا سارا بکھر کر تار پود
داستان غم اسی پر بس نہیں
بر محل آیا ہے کیا اک شعر یاد

جس نے اک عالم پریشاں کر دیا
اپنا الو اس طرح سیدھا کیا
کہہ دیا بچو، ذرا کرب دکھا
مات ابلیس لعین کو کر دیا
گاہ اپنے کو بنادیتا خدا
گاہ بن جاتا خدا کی الہیہ
گاہ ہو جاتا خدا سے حاملہ
تھا چھلادو یا کوئی شیطان تھا
اس کے بدلے خود مسیحا بن گیا
قادیاں میں حج قائم کر دیا
اپنے پاخانے میں گر کر مر گیا
کتنے بولے جھوٹ، لاجول ولا
صاف ہے قرن کے اندر لکھا
وہ کریں گے خاتمہ دجال کا
سب سے آخر میں محمد مصطفیٰ
کاذب و دجال ہیں سب بے حیا
کیا نتیجہ ایسی تاویلات کا
ایسی تحریفات سے کیا فائدہ
ہو گیا عزیز تمہارا اللہ
اپنے کرتوتوں کی بھگتو گے سزا
سرچھپانے کو نہیں ملتی جگہ
گے گے دیکھے ہوتا ہے کیا
حضرت علامہ اقبال کا



سید محمد الی

”ہیں کو اکب کچھ“ نظر آتے ہیں کچھ

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا“

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلیغ

کے زیر اہتمام سالانہ رو قادیانیت و رد عیسائیت کورس

۱۰ تا ۲۸ شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جمیں

- | | |
|----------------------------------|---|
| ☆ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ☆ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی |
| ☆ حضرت مولانا بشیر احمد الحسنی | ☆ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود |
| ☆ حضرت مولانا زاہد الراشدی | ☆ حضرت مولانا خدابخش شجاع آبادی |
| ☆ حضرت صاحبزادہ طارق محمود | ☆ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| ☆ جناب الحاج احتشاق حسین | ☆ جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی) |
| ☆ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی | ☆ حضرت مولانا جمال اللہ الحسنی |

اور دیگر ماہرین فن لکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابع یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کانفہ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق
بستر ہر اہلانا ایشیائی ضروری ہے۔)

کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائے گی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائے گی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام ہی خواہاں مجلس، دینی تعلیم کے دلدلہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو شش شروع کرنا ہیں
اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کانفہ پر بھیجوائیں۔

نام _____ ولد _____
مکمل پتہ ڈاک _____
تعلیم _____
پیشہ دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978